بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحمٰنِ الرَّحِيم

رَبي زِدني عِلماً ☆ رَبي زِدني عِلماً ☆ رَبي زِدني عِلماً

﴿ وَلَقَدْ يَسَّرْ نَاالْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ ﴾

﴿ ہم نے اِس قرآن کو نصیحت کے لیے آسان ذریعہ بنادیا ہے، پھر کیا ہے کوئی نصیحت قبول کرنے والا؟ ﴾

"And We have indeed made the Qur'an easy to understand and remember: then is there any that will receive admonition?" [Al-Qur'an, Surah Al-Qamar, Verses 17, 22, 32, 40].

And may peace and blessings of Allah be upon the prophet, Muhammad, who said, "The best among you is he who learns the Qur'an and then teaches it (to others)" [Bukhari].

عربی قواعد

Easy Way to Learn Arabic Grammar for Understanding The Holy Qur'an

Part - I of II

(Lesson # 1 To 13)

عربی قواعد

کلمہ اور اس کی قسمیں: ہر زبان الفاظ کا مجموع ہوتی ہے ۔ الفاظ بے معنی (مہمل) بھی ہوتے ہیں اور بامعنی بھی ہوتے ہیں۔ بامعنی لفظ کو قواعد میں کَلِمَہ (Word) کہتے ہیں۔ عربی قواعد میں کلمے کی تین قسمیں ہیں:

۱۔ اِسم (Noun) ۲۔ فِعل (Verb) ۳۔ حَرف (Preposition)

۱۔ اسم: اسم وہ کَلِمَہ ہے جو بذات خود کسی دوسرے کلمے کی مدد کے بغیر اپنے معنی ظاہر کرے اور اسکے معنوں میں کوئی زمانہ (ماضی (Past) ، حال (Present) یا مستقبل (Future)) نہ پایا جائے ۔

جیسے : کِتَابٌ (A Book) ، زَیُدٌ (Zaid) ، مَدِیْنَۃٌ (A City) اردو میں اسم کی ظاہری بناوٹ مستقل ہوتی ہے۔ کوئی اسم جملے میں خواہ کسی بھی جگہ اور کسی بھی حالت میں ہو اسکی صورت عام طور پر نہیں بدلتی اسکے علاوہ اردو اسماء کے آخری حرف پر کوئی حرکت (زبر، زیر یا پیش) نہیں ہوتی اسکے برعکس عربی میں عام طور پر اسکے آخری حرف پر حرکت ہوتی ہے اس حرکت کو اِعْرَابٌ کہتے ہیں۔

جیسے : اردو اسماء عربی میں ان اسماء کی مختلف صورتیں ہوتی ہے۔

۱۔ کِتاب کِتَابٌ ، کِتَاباً ، کَتَابٍ ، اَلْکِتَبُ ، اَلْکِتَابَ ، اَلْکِتَابِ

۲۔ قَلِیل قَلِیْلٌ ، قَلِیْلاً ، قَلِیْلٍ ، اَلْقَلِیْلُ ، اَلْقَلِیْلَ ، اَلْقَلِیْلِ

عربی میں نہ صرف یہ کہ اسم کے آخری حرف پر کوئی حرکت (اِعْرَاب) ہوتا ہے بلکہ اعراب بدلتا بھی رہتا ہے ۔ اِعْرَاب اور صورت کی تبدیلی سے معنی بھی بدل جاتے ہیں۔ ذیل کے فقروں میں تبدیلی پر غور کریں :

۱۔ قَالَ اللّٰهُ اللہ نے فرمایا (اللہ فاعل ہے)

۲۔ اَقْرِضُوا اللّٰهَ اللہ کو قرض دو (اللہ مفعول ہے)

۳۔ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ میں اللہ سے پناہ مانگتا ہوں (اللہ مجرور ہے)

نوٹ: تینوں صورتوں میں موقع کی وجہ سے اللہ کا اعراب مختلف ہے۔

۲۔ فِعل: عربی قواعد کی رو سے فعل وہ کلمہ ہے جو بذات خود کسی دوسرے کلمہ کے بغیر اپنے معنی ظاہر کرے اور اس کے معنوں میں تینوں زمانوں (ماضی ، حال یا مستقبل) میں سے کوئی ایک زمانہ پایا جائے ۔

جیسے: قَتَلَ (اُسنے قتل کیا ۔ فِعل ماضی) یَقْتُلُ (وہ قتل کرتا ہے یا کرے گا ۔ فِعل مضارع)

۳۔حرف: حرف وہ کلمہ ہے جو اپنے معنی ظاہر کرنے کیلئے دوسرے کلموں کا محتاج ہو یعنی جب تک اسکے ساتھ دوسرا کلمہ نہ ملایا جائے اسکے پورے معنی سمجھ میں نہ آئیں ۔

جیسے: مِنْ (سے)، اِلٰی (تک)، فِيْ (میں)، حروف اسماء اور افعال میں ربطہ پیدا کر کے مرکبات بنانے کے لے استعمال ہوتا ہے۔

جیسے: مِنَ الْمَسْجِدِ (مسجد سے) اِلٰی الْبَيْتِ (گھر کی طرف)

اسماء اور افعال کے برخلاف عربی زبان کے حروف کی آخری حرکت (اعراب) ہمیشہ یکساں رہتے ہیں۔

اسم کی قسمیں: عربی قواعد کے لحاظ سے اسم کی دو بڑی قسمیں ہیں۔

۱۔ اِسم مَعْرَفَه (Proper Noun)　　　۲۔ اِسم نَكِرَه (Common Noun)

۱۔ اِسم مَعْرَفَه : اسم معرفہ خاص چیزوں کیلئے بولا جاتا ہے۔ اسکی قسمیں مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ اسم خاص (Proper Noun): کسی شخص، جگہ یا چیز کا خاص نام ۔ جیسے: اِبْرَهِيْمُ ، كُوْفَةٌ

۲۔ اسم ضمیر (Pronoun) : وہ اسم جو کسی دوسرے اسم کی جگہ استعمال کیا جاے۔

جیسے: هُوَ (وہ مرد)، هِيَ (وہ عورت)، اَنْتَ (تو مرد)، اَنْتِ (تو عورت) اَنَا (میں)

۳۔ اسم اِشارہ (Demo Pronoun) : وہ اسم جس سے کسی شخص یا چیز کی طرف اشارہ کیا جاے۔

جیسے: هٰذَا (یہ)، ذٰلِكَ (وہ) ذکر کیلئے اور هٰذِهٖ (یہ)، تِلْكَ (وہ) مؤنث کیلئے استعمال کیا جاتا ہے۔

۴۔ اسم استفہام (Interrogative Pronoun) : وہ اسم جو سوال پوچھنے کیلئے استعمال کیا جاے۔

جیسے: مَنْ (کون) ، مَا (کیا)، كَيْفَ (کیسا) اور كَمْ (کتنا)

۵۔ اسم مَوصُول (Conjunction): وہ اسم جو جملے کے ایک حصے کو دوسرے حصے سے ملائے۔

جیسے: اَلَّذِيْ (مذکر کیلئے) ۔ اَلَّتِيْ (مؤنث کیلئے) معنی جس نے یا جو

۲۔ اِسم نَكِرَه: اسم نکرہ عام چیزوں کیلئے استعمال ہوتا ہے۔ اس کی قسمیں مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ اسم ذات (Common Noun): ایک قسم کی بہت سی چیزوں کا مشترک نام۔

جیسے: رَجُلٌ (مرد)، كِتَابٌ (کتاب) ، مَدِيْنَةٌ (شہر)

۲۔ اسم صفت (Adjective) : وہ اسم جوکسی دوسرے اسم کی اچھائی، برائی یا اسکی حالت بیان کرے۔

جیسے: قُرآنٌ مَجِيدٌ ، بزرگی والا قران ، عَذَابٌ اَلِيمٌ دردناک عذاب۔

۳۔ اسم مصدر (Verb Infinitive) : وہ اسم جوکسی کام کا نام ہو۔

جیسے: قَتْلٌ (مارڈالنا)، فَتْحٌ (کھولنا) ، اِخْرَاجٌ (نکالنا)

۴۔ اسم مشتق (Derivative): وہ اسم جوکسی مصدر سے بنایا گیاہو۔

جیسے: قَاتِلٌ (قتل کرنے والا) ، مَقْتُولٌ (قتل ہونے والا) ، مَقْتَلٌ (قتل ہونے کی جگہ)

یہ اسم قتل سے بنائے گئے ہیں۔

اسم معرفه اور اسم نکره کی خصوصیت : اسم نکرہ کی نشانی تنوین ہوتی ہے۔یعنی دو پیش (ــٌ) ، دو زبر (ــً) یا دو زیر (ــٍ) کوئی اسم نکرہ اپنی اصلی حالت میں تنوین کے بغیرنہیں ہوتی۔

اَلْ تعریف: اگرکسی اسم نکرہ کےشروع میں اَلْ لگادیاجائے تو وہ معرفہ بن جاتاہے۔ اوراس سےکوئی خاص شخص یا خاص چیز یا خاص جگہ ہی سمجھی جاتی ہے۔ اس صورت میں تنوین گرجاتی ہے اور اسم کا اعراب صرف ایک پیش (ُ)، ایک زبر (َ) ، یا ایک زیر (ِ) رہ جاتاہے ۔

جیسے: كِتَابٌ (کوئی کتاب) ----> اَلْكِتَابُ (خاص کتاب ، مثلاً قران مجید)

مَدِيْنَةٌ (کوئی شہر) ----> اَلْمَدِيْنَةُ (خاص شہر ، یعنی مدینہ منورہ)

اَرْضٌ (زمین کا حصہ) ----> اَلْاَرْضُ (کُرہ زمین ، یعنی کوئی زمین کا خاص علاقہ)

ایسے اَلْ سے چونکہ نکرہ میں معرفہ کےمعنی پیدا ہوجاتے ہیں اسلئے اسے قواعدمیں اَلْ تعریف (معرفہ بنانے والا) کہتے ہیں۔ اسم معرفہ پر اَلْ لگتاہے اوراس پرتنون نہیں آتی۔ البتہ بعض الفاظ اس قائدے سے مثنٰی ہیں۔

جیسے: اَلرُّوْمُ ، اَلشَّامُ ، مُحَمَّدٌ ، زَيْدٌ ، وغیرہ یہ اہل زبان کے استعمال پرموقوف ہے۔ اس کیلئے کوئی ضابطہ نہیں ہے۔

﴿ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهِ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ
نَشْهَدُ أَن لَا اِلٰهَ اِلَّا أَنْتَ نَسْتَغْفِرُكَ وَ نَتُوْبُ اِلَيْكَ ﴾

حرفِ تنکیر اور حرفِ تعریف

۱۔ اسم نکرہ یا تنکر: عربی زبان میں اسم نکرہ پر عموماً تنوین یعنی دو پیش (ٌ)، دو زبر (ً) یا دو زیر (ٍ) پڑھی جاتی ہے۔ اس حالت میں اس تنوین کو حرف تنکیر سمجھا جاتا ہے (جیسا کہ انگریزی میں 'A' ہے)۔

اُردو میں اسکا ترجمہ 'کوئی ایک' یا 'ایک' یا 'کچھ' کیا جاتا ہے۔

جیسے : رَجُلٌ (کوئی ایک مرد یا ایک مرد) ، مَاءٌ (کچھ پانی) مگر ہر جگہ تنوین کا ترجمہ کرنے کی ضرورت نہیں۔

تنبیہ : بعض اوقات اسم عَلَم پر بھی تنوین آتی ہے۔

جیسے : مُحَمَّدٌ ، عَمۡرٌ ، زَیۡدٌ ، وغیرہ۔ ایسی صورت میں تنوین کو حرف تنکیر نہ سمجھیں۔

۲۔ اَلۡ یا لام تعریف : اَلۡ عربی زبان کا حرف تعریف ہے (جیسے انگریزی میں 'The' ہے) جسے لام تعریف بھی کہتے ہیں۔ لام تعریف جب کسی اسم نکرہ پر داخل ہوتو وہ معرفہ ہوجاتا ہے اور اُسے **مُعَرَّفٌ بِاللَّام** (لام کے ذریعہ معرفہ بنایا ہوا) کہتے ہیں۔ چنانچہ فَرَسٌ (کوئی ایک گھوڑا) اسم نکرہ ہے اور اَلۡفَرَسُ (مخصوص گھوڑا) اسم معرفہ۔

۳۔ تنوین والے لفظ پر اَلۡ داخل ہو تو تنوین ساقط ہوجاتی ہے اور صرف ایک پیش رہ جاتا ہے۔

جیسے : کِتَابٌ سے اَلۡکِتَابُ ، قَلَمٌ سے اَلۡقَلَمُ

۴۔ **مُعَرَّفٌ بِاللَّام** کے ماقبل (پہلے) کوئی لفظ آئے تو اُسے اَلۡ میں ملا کر پڑھنا چاہیئے۔ اس وقت اَلۡ کا ہمزہ جسے هَمۡزَةُالۡوَصل کہتے ہیں تلفظ سے ساقط ہوجائیگا : بَابُ الۡبَیۡتِ (گھر کا دروازہ) یہاں بَابُ اَلۡبَیۡتُ پڑھنا غلط ہوگا۔

تنبیہ : اگر لام تعریف کا پہلے حرف ساکن ہوتو اسکو عموماً زیر لگا کر ملا دیتے ہیں۔ مگر مِنۡ کو زبر دیا جاتا ہے:

جیسے: مِنَ الۡبَیۡتِ (گھر سے) اور عَنۡ کو عَنِ الۡبَیۡتِ (گھر سے) پڑھینگے۔

۵۔ جب تنوین والا لفظ مُعَرَّفٌ بِاللَّام کے ماقبل ہوتو نون تنوین کو کسرہ (ِ) دیکر لام کے ساتھ ملا کر پڑھیں:

زَیۡدٌ (زَیۡدُن) کے بعد اَلۡعَالِمُ ہوتو پڑھینگے زَیۡدُنِ الۡعَالِمُ (عِلم والا زید) ۔

تنبیہ : اِبۡنٌ (لڑکا) اِبۡنَةٌ (لڑکی) اور اِسۡمٌ (نام) کا الف بھی همزة الوصل ہے۔ جو ماقبل سے ملنے کے وقت گرا دیا جاتا ہے: جیسے: هُوَابۡنٌ (وہ ایک لڑکا ہے) هٰذَاسۡمٌ (یہ ایک نام ہے) زَیۡدُنِابۡنٌ (زَید ایک لڑکا ہے)

حَامِدُنِ اسْمٌ (حامد ایک نام ہے) اِبنٌ اور اِسمٌ پر اَلْ کے لام (ل) کو زیر لگا کر بُ اور سُ میں ملا کر پڑھو: اَلْاِبْنُ کو اَلِابْنُ (اَلِبْنُ) اَلْاِسْمُ کو اَلِاسْمُ (اَلِسْمُ) پڑھنا چاہیئے۔ اگرچہ عام بول چال میں اس کا خیال کم رکھا جاتا ہے۔

۶۔ اَلْ جب ایسے لفظ پر داخل ہو جس کا پہلا حرف شمسی ہو تو اَلْ کا لام حرفِ شمسی میں مُدْغَم ہو جاتا ہے۔ یعنی تلفظ کے وقت لام کے بجائے حرفِ شمسی ہی کا تلفظ ہو تا ہے۔ ایسی صورت میں لام پر جزم نہیں لکھی جاتی بلکہ حرفِ شمسی پر تشدید لکھی جاتی ہے۔ جیسے: اَلشَّمْسُ (سورج) اَلرَّجُلُ وغیرہ:

حروفِ شمسیہ یہ ہیں (۱۴): ت ث د ذ ر ز س ش ص ض ط ظ ل اور ن

اَلْ جب ایسے لفظ پر داخل ہو جس کا پہلا حرف قمری ہو تو اَلْ کا لام حرفِ قمری (حق کا خوف عجب غم ہے) میں مُدْغَم نہیں ہوتا ہے۔ یعنی تلفظ کے وقت لام کا تلفظ کیا جاتا ہے۔ جیسے: اَلْقَمَرُ (چاند) اَلْجَمَلُ (اونٹ) وغیرہ:

حرف قمریہ یہ ہیں: ا۔ب۔غ۔ح۔ج۔ک۔و۔خ۔ف۔ع۔ق۔ی۔م۔ہ (ابغ حجک و خف عقیمه)

سلسلۂ الفاظ نمبر۔۱

تنبیہ : ذیل کے اسموں پر حرف تعریف لگا کر بھی تلفّظ کرو:

۱۔ اِنْسَانٌ ۔ آدمی	۲۔ بَيْتٌ ۔ گھر	۳۔ تَمْرٌ ۔ کھجور
۴۔ ثَمَرٌ ۔ پھل	۵۔ جَاهِلٌ ۔ جاہل یا بے علم	۶۔ حَسَنٌ ۔ اچّھا یا خوبصورت
۷۔ خُبْزٌ ۔ روٹی	۸۔ دَرْسٌ ۔ سبق	۹۔ ذَنْبٌ ۔ گناہ
۱۰۔ رَسُوْلٌ ۔ پیغمبر	۱۱۔ زَكٰوةٌ ۔ زکوٰۃ	۱۲۔ سَهْلٌ ۔ آسان
۱۳۔ شَيْئٌ ۔ چیز (Things / Items)	۱۴۔ صَلٰوةٌ ۔ نماز	۱۵۔ ضَوْءٌ ۔ روشنی یا چمک
۱۶۔ طَيِّبٌ ۔ اچّھا یا پاک	۱۷۔ ظَالِمٌ ۔ ظلم کرنے والا	۱۸۔ عَادِلٌ ۔ انصاف کرنے والا
۱۹۔ غَفُوْرٌ ۔ بڑا بخشنے والا	۲۰۔ فَاسِقٌ ۔ بدکار	۲۱۔ قَبِيْحٌ ۔ بُرا یا بدصورت
۲۲۔ كَرِيْمٌ ۔ بزرگ یا سخی	۲۳۔ لَبَنٌ ۔ دودھ	۲۴۔ مَاءٌ ۔ پانی
۲۵۔ نَهَارٌ ۔ دن (Day Light)	۲۶۔ وَلَدٌ ۔ لڑکا	۲۷۔ هِرٌّ ۔ بِلّا (Cat)
۲۸۔ يَوْمٌ ۔ دن (Day)	۲۹۔ وَ ۔ اور	۳۰۔ اَوْ ۔ یا

مشق نمبر۔۱

تنبیہ: بولتے وقت ہمیشہ آخری لفظ پر وقف کریں یعنی اس کے آخر میں کوئی حرکت نہ پڑھیں: اَلْبَیْتُ کو اَلْبَیْت ، اَلذَّکٰوۃُ کو اَلذَّکٰوۃ پڑھا کریں ۔اگر ایک ہی لفظ بول کر ٹھہرنا ہو تو ایک ہی لفظ پر وقف کرلیں ورنہ سب سے آخری لفظ پر: خُبْزٌ وَلَبَنٌ سلسلۂ الفاظ میں لفظ کے آخری میں کوئی اعراب نہ پڑھیں:

۱۔ اَلْبَیْتُ	۲۔ اَلثَّمَرُ	۳۔ اَلصَّلٰوۃُ وَ الزَّکٰوۃُ
۴۔ خُبْزٌ وَ لَبَنٌ	۵۔ صَلِحٌ اَوفَاسِقٌ	۶۔ اَلْحَسَنُ اَوِالْقَبِیْحُ
۷۔ اَلْمَاءُ وَالْخُبْزُ	۸۔ اَلتَّمْرُ وَاللَّبَنُ	۹۔ جَاھِلٌ وَعَالِمٌ
۱۰۔ اَلْاِنْسَانُ وَالْفَرَسُ	۱۱۔ دَرْسٌ وَ كِتَابٌ	۱۲۔ اَلْعَادِلُ اَوِالظَّالِمُ
۱۳۔ جَمَلٌ وَ فَرَسٌ		

عربی میں ترجمہ کرو

تنبیہ:۔ ذیل کے فقروں میں جس اسم پر لفظ 'کوئی' یا 'کچھ' نہ لگا ہو اس کے ترجمے میں حرفِ تعریف لگائیں:

(۱) کوئی ایک گھوڑا	(۲) کوئی ایک آدمی
(۳) ایک مرد اور ایک گھوڑا	(۴) کچھ روٹی اور کچھ پانی
(۵) ایک آدمی اور ایک پھل اور ایک گھر	(۶) نماز اور عالم
(۷) نیک یا بد	(۸) آدمی یا گھوڑا
(۹) دودھ اور روٹی	(۱۰) ایک انسان اور ایک گھوڑا
(۱۱) بدصورت اور خوبصورت	(۱۲) ایک بِلّا اور ایک لڑکا
(۱۳) چاند اور سورج	(۱۴) اونٹ یا گھوڑا

﴿ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ بِحَمْدِہٖ سُبْحَانَكَ اللّٰھُمَّ وَ بِحَمْدِكَ
نَشْھَدُ أَن لَا اِلٰہَ اِلَّا أَنْتَ نَسْتَغْفِرُكَ وَ نَتُوْبُ اِلَیْكَ ﴾

مُرَكَّبَات

دو یا دوسے زیادہ لفظوں کے آپس کے تعلّق کو 'ترکیب' اور اس مجموعے کو 'مُرَکَّبْ' کہتے ہیں۔

مُرَکَّبْ دوقسم کا ہوتے ہیں : (۱) نَاقِص (۲) تام

۱۔ **مُرَكّبْ نَاقِص** : مُرَکّب ناقِص وہ ہے جس کے سُننے سے نہ کوئی خبر معلوم ہو اور نہ کوئی حکم سمجھا جائے اور نہ خواہش۔ بلکہ وہ ایک ادھوری سی بات ہو رَجُلٌ حَسَنٌ (کوئی ایک اچھا مرد) كِتَابُ رَجُلٍ (کسی ایک مرد کی کتاب)۔

۲۔ **مُرَکَّبْ تام** : مُرَکَّب تام وہ ہےجس کے سُننے سے یاتو کوئی خبر معلوم ہو یا کوئی حکم یا کوئی خواہش سمجھ میں آجائے۔ اَلْرَّجُلُ حَسَنٌ (مرد اچھا ہے) کہنے سے ایک بات یا خبر معلوم ہوئی کہ فلاں شخص اچھا ہے۔ خُذِالْكِتَابَ (کتاب لے) کہنے سے کتاب لینے کا حکم معلوم ہوا رَبِّ ارْزُقْنِي (اے میرے رب مجھے روزی دے) کہنے سے ایک خواہش اور التماس معلوم ہوئی۔ مُرَکَّبْ تام کو جُمْلِه یا کلام بھی کہتے ہیں۔

۳۔ مرکّب ناقص کئی قسم کا ہوتاہے۔ (۱) توصِيفي (۲) اضافی (۳) جَری اور (۴) اشاری وغیرہ ... جن میں سے مرکّب توصیفی کا بیان یہاں کیا جاتا ہے۔ باقی مرکّباتِ ناقصہ کا نیز جملہ کا بیان آئندہ ہوگا۔

۱۔ مُرَكَّبْ توصِيفي

۱۔ مركّبْ توصِيفي: جس مرکّب میں دوسرا لفظ پہلے لفظ کی صفت بتائے وہ مرکّب توصیفی ہے۔ رَجُلٌ صَالِحٌ (کوئی ایک مرد نیک) دیکھو اِس مثال میں لفظ صَالِحٌ لفظ رَجُلٌ کی نیکی کی صفت بتاتا ہے۔

۲۔ مرکّب توصیفی میں پہلا جزو اسم ذات ہوتاہے اور دوسرااسم صفت۔ دیکھو اوپر کی مثال میں رَجُلٌ اسم ذات ہے اور صَالِحٌ اسمِ صفت۔

۳۔ مرکّب توصیفی میں پہلے جز کو موصوف اور دوسرے کو صفت کہتے ہیں۔ چنانچہ اوپر کی مثال میں رَجُلٌ موصوف ہے اور صَالِحٌ صفت ہے۔

۴۔ مرکّب توصیفی میں موصوف نکرہ ہو تو صفت بھی نکرہ ہوگی ورنہ معرفہ

جیسے: رَجُلٌ صَالِحٌ اس میں دونوں جز نکرہ ہیں۔ اَلْرَّجُلُ اَلْصَّالِحُ دونوں جز معرفہ ہیں۔

۵۔ جو اعرابی حالت موصوف کی ہوگی وہی صفت کی ہوگی۔

٦۔ مرکب توصیفی اور دیگر مرکباتِ ناقصہ ہمیشہ جملہ کا جز ہوا کرتے ہیں۔

سلسلۂ الفاظ نمبر۔٢

١۔ بُسْتَانٌ ۔ باغ	٢۔ بَحْرٌ ۔ سمندر ، دریا	٣۔ بَطِّيْخٌ ۔ تربوز،خربوزہ
٤۔ كَبِيْرٌ ۔ بڑا	٥۔ عَمِيْقٌ ۔ گہرا	٦۔ رَدِیْءٌ ۔ نکمّا
٧۔ تُفَّاحٌ ۔ سیب	٨۔ رُمَّانٌ ۔ انار	٩۔ قَصْرٌ ۔ محل ، حویلی
١٠۔ شَارِعٌ ۔ بڑا راستہ، شاہراہ	١١۔ مَحَلٌ ۔ جگہ	١٢۔ مَسْجِدٌ ۔ مسجد
١٣۔ مَلِكٌ ۔ بادشاہ	١٤۔ جُبْنٌ ۔ پنیر	١٥۔ قَلَمٌ ۔ قلم
١٧۔ وَرْدٌ ۔ گلاب کا پُھول	١٨۔ جَيِّدٌ ۔ عمدہ	١٩۔ حُلْوٌ ۔ میٹھا
٢٠۔ عَرِيْضٌ ۔ چوڑا	٢١۔ مَشِيْدٌ ۔ مضبوت	٢٢۔ نَظِيْفٌ ۔ سُتھرا
٢٣۔ وَسِيْعٌ ۔ کُشادہ	٢٤۔ صَغِيْرٌ ۔ چھوٹا	٢١۔ اَحْمَرُ ۔(بغیر تنوین کے) سُرخ
٢٤۔ عَظِيْمٌ ۔ بزرگی والا ،بڑا شاندار	١٩۔ مَلِحٌ یا مَلُحٌ ۔ کھارا،نمکین	

تنبیہ: اوپر کے سلسلے میں ایک طرف اسم ذات اور دوسری طرف اسم صفت ہے۔ دونوں کو جوڑ کر بہت سے مرکب توصیفی تیار کر سکتے ہو۔

مشق نمبر۔٢

١۔ اَللّٰهُ الْعَظِيْمُ	٢۔ اَلرَّسُوْلُ الْكَرِيْمُ	٣۔ قَصْرٌ عَظِيْمٌ	٤۔ اَلْبَيْتُ الصَّغِيْرُ
٥۔ بُسْتَانٌ نَظِيْفٌ	٦۔ تَمْرٌ حُلْوٌ	٧۔ اَلتَّمْرُ الْحُلْوُ	٨۔ مَلِكٌ صَالِحٌ
٩۔ اَلْبَحْرُ الْمَالِحُ	١٠۔ شَيْءٌ		

عربی میں ترجمہ کرو

(١) مضبوط مکان	(٢) چھوٹا گھر	(٣) ایک خوبصورت پُھول
(٤) بدصورت مرد	(٥) چوڑا راستہ	(٦) کوئی ایک نیک مرد
(٧) میٹھا دودھ	(٨) انصاف کرنے والا بادشاہ	(٩) شاندار محل
(١٠) چھوٹی جگہ	(١١) آسان سبق	(١٢) ایک خوبصورت گھوڑا
(١٣) ایک میٹھا پھل	(١٤) عمدہ گھوڑا	(١٥) کشادہ گھر
(١٦) عمدہ روٹی یا اچّھا دودھ	(١٧) ایک نیک لڑکا اور ایک بدکار لڑکا	(١٨) بڑی مسجد اور ایک چھوٹا باغ

﴿ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهِ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ نَشْهَدُ أَن لَا اِلٰهَ اِلَّا أَنْتَ نَسْتَغْفِرُكَ وَ نَتُوْبُ اِلَيْكَ ﴾

اِسم بَلِحَاظِ جِنس (Gender)

جنس کے اعتبار سے اسم کی دو ہی صورتیں ممکن ہیں۔یعنی **مُذَکَّر** اور **مُؤنَث**۔عربی زبان میں کسی اسم کی جنس معلوم کرنے کیلئے پہلے اس میں مؤنث ہونے کی علامت تلاش کی جاتی ہے۔ **مُؤنَث** اسم کی شناخت کے مندرجہ ذیل تین طریقے ہیں۔

۱۔ پہلا طریقہ: لفظ کے معنی پر غور کریں، اگر وہ کسی حقیقی مؤنث کیلئے ہے یعنی اس کے مقابلے میں مذکر (نر) پایا جاتا ہے یا وہ لفظ کسی عورت کے نام کو ظاہر کرتا ہے تو وہ لازِماً مؤنث ہوگا۔

مثلاً: **اُمٌّ** (ماں) اس کے مقابلے میں مذکر ہے **اَبٌ** (باپ)

بِنۡتٌ (بیٹی) اس کے مقابلے میں مذکر ہے **اِبۡنٌ** (بیٹا)

نَاقَةٌ (اونٹنی) اس کے مقابلے میں مذکر ہے **جَمَلٌ** (اونٹ)

مَرۡيَمُ عورت کا نام ہے لہذا مؤنث شمار کیا جائے گا۔

۲۔ دوسرا طریقہ: اگر لفظ میں مؤنث ہونے کی کوئی ' لفظی علامت ' موجود ہے تو اسے مؤنث سمجھا جائے گا۔

یہ علامات تین ہیں۔ ۱۔ آخری حرف **ة** (تائے مَربوطہ) ۲۔ **یٰ** ۳۔ **ـَـاءُ**

(۱) آخری حرف ' **ة** ' (تائے مَربوطہ) ہو ۔

جیسے: **جَنَّةٌ** (باغ) **حَيوٰةٌ** (زندگی) **ذَكوٰةٌ** (زکوٰۃ) وغیرہ۔۔۔

بعض اس قاعدے سے مُستثنیٰ (Exceptional) ہیں۔

مثلاً: **عَلَّامَةٌ** (بہت بڑا عالم) **خَلِيۡفَةٌ** (مسلمانوں کا حکمراں) **طَلۡحَةُ** (صحابی کا نام)

نوٹ: اَکثر مذکر الفاظ کو مؤنث بنانے کا طریقہ بھی یہی ہے کہ مذکر کے آخری حرف پر زَبَر(ـَ) لگا کر اسکے آخری حرف کو تائے مَربوطہ(ۃ) کا اِضافہ کرتے ہیں۔

مثلاً: **اِبۡنٌ** سے **اِبۡنَةٌ** ، **حَسَنٌ** سے **حَسَنَةٌ** ، **كَافِرٌ** سے **كَافِرَةٌ**

(۲) آخری حرف پر ' **یٰ** ' ہو: جیسے **حُسۡنیٰ** (سب سے حسین) **صَغۡریٰ** (سب سے چھوٹی) **كُبۡریٰ** (سب سے بڑی) البتہ چند الفاظ مستثنیٰ ہیں مثلاً: **مُوسیٰ۔ عيسیٰ** ۔ اور **يَحيٰ** وغیرہ

(۳) آخری حرف پر ـَـاء ہو۔ مثلاً: **حَمْرَاءُ** (سرخ)، **زَرْقَاءُ** (نیلی)، **صَفْرَاءُ** (پیلی)

اگرچہ چندالفاظ مُستثنیٰ ہیں۔ مثلاً: **مَاءٌ** (پانی) **هَوَاءٌ** (ہوا) وغیرہ۔

۳۔ تیسرا طریقہ: بہت سے اَسماء ایسے ہوتے ہیں جو درحقیقت نہ تو مذکر ہوتے ہیں اورنہ ہی اُن میں مؤنث ہونے کی کوئی لفظی علامت ہوتی ہے۔ ایسے اَسماء کی جنس کی بنیاد اس پر ہوتی ہے کہ اہل زبان ان کو کیا مانتے ہیں ۔

مثلاً : سورج کو اُردو میں مذکر ماناجاتا ہے لیکن عرب **شَمْسٌ** (سورج) کو مؤنث بولتے ہیں۔ جس اَسماء کو اہل زبان مؤنث بولتے ہیں انہیں ' مؤنث سماعی' کہتے ہیں۔ جن میں سے کچھ کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

(۱) تمام حروف تہجی (Alphabets) : مثلاً: **اَلِفٌ** (ا) ، **مِيمٌ** (م) ، **لَامٌ** (ل) ، وغیرہ۔

(۲) مُلکوں ؛ شہروں ؛ قصبوں اور قبیلوں کے نام : مثلاً: **اَلشَّامُ ، قُرَيْشٌ ، مِصْرَ**، وغیرہ۔

(۳) دوزخ کے تمام نام : مثلاً: **اَلنَّارُ ، جَحُنَّمُ ، اَلشَّعِيْرُ ، سَقَرُ**، وغیرہ۔

(۴) ہواؤں کے تمام نام: مثلاً: **رِيحٌ ، دَبُوْرٌ** (پیچھے سے چلنے والی ہوا) **قَبُوْلٌ** (سامنے سے چلنے والی ہوا)

(۵) انسانی جسم کے اَکثر جفت (even) اعضاء مثلاً: **يَدٌ** (ہاتھ)، **رِجْلٌ** (ٹانگ)،
اُذُنٌ (کان)، **عَيْنٌ** (آنکھ) وغیرہ۔

اَسماءِ مذکورہ کے علاوہ بھی لفظی اسم ایسے ہیں جن کو اہل عرب مؤنث استعمال کرتے ہیں جن میں سے چند مندرجہ ذیل ہیں:

اَرْضٌ (زمین) **دَارٌ** (گھر) **شَمْسٌ** (سورج) **حَرْبٌ** (بڑائی)

رِيحٌ (ہوا) **نَارٌ** (آگ) **خَمْرٌ** (شراب) **سُوْقٌ** (بازار) **نَفْسٌ** (جان)

سلسلۂ الفاظ نمبر۔۳

۱۔ **اَلْحَكِيْمُ** ۔حکمت سے بھرا ہوا، داتا	۲۔ **بَلْدَةٌ** ۔ شہر	۳۔ **شَدِيْدٌ** ۔ سخت
۴۔ **طَالِعٌ** ۔ طلوع ہونے والا	۵۔ **صَدِقٌ** ۔ سچّا	۶۔ **طَوِيْلٌ** ۔ لمبا
۷۔ **غَارِبٌ** ۔ غروب ہونے والا	۸۔ **قَصِيْرٌ** ۔ کوتاہ	۹۔ **قَلْبٌ** ۔ دِل
۱۰۔ **فَرِيْضَةٌ** ۔ فرض، ضروری کام	۱۱۔ **مُطْمَئِنٌ** ۔ اطمینان والا	۱۲۔ **نَهْرٌ** ۔ نہر، ندی
۱۳۔ **فَاطِمَةُ** ۔ (بغیر تنوین کے) خاص نام عورت کا	۱۴۔ **مُوْقَدَةٌ** ۔ بھڑکائی ہوئی	۱۵۔ **نَارٌ** ۔ آگ

مشق نمبر۔۳

۱۔ اَلنَّفُسُ الْمُطْمَئِنَّةُ	۲۔ لَيْلَةٌ طَوِيْلَةٌ	۳۔ اَلْقُرْاٰنُ الْحَكِيْمُ
۴۔ رِيْحٌ شَدِيْدَةٌ	۵۔ اَلْخَلِيْفَةُ الْعَادِلُ	۶۔ بَلْدَةٌ طَيِّبَةٌ وَ رَبٌّ غَفُوْرٌ
۷۔ دَارٌ عَظِيْمَةٌ	۸۔ نَارٌ مُوْقَدَةٌ	۹۔ اِبْنَةٌ صَالِحَةٌ
۱۰۔ هِنْدُ نِ الصَّادِقَةُ	۱۱۔ اَلْعَرُوْسُ الْحَسَنَةُ	۱۲۔ اَلشَّمْسُ الطَّالِعَةُ وَ الْقَمَرُ الْغَارِبُ
۱۳۔ اَلصَّلٰوةُ الْفَرِيْضَةُ	۱۴۔ فَاطِمَةُ الزَّهْرَاءُ	۱۵۔ اَلْاِبْنَةُ الْحُسْنٰى
۱۶۔ حَرْبٌ طَوِيْلَةٌ	۱۷۔ طَرَفَةُ الشَّاعِرُ	۱۸۔ رَشِيْدُ نِ الْعَلَّامَةُ

عربی میں ترجمہ کرو

(۱) ایک خوبصورت لڑکی	(۲) نیک خلیفہ	(۳) دانا مرد
(۴) فرض زکوٰۃ	(۵) کوئی ایک فرض نماز	(۶) ایک چھوٹی رات
(۷) بڑا دن	(۸) اچّھی چیز	(۹) بدصورت دُلہن
(۱۰) تُند ہوا	(۱۱) دراز ندّی	(۱۲) لمبی لڑائی
(۱۳) کوتاہ ہاتھ	(۱۴) ایک اطمینان والا دِل	(۱۵) محمّد جو نیک ہے
(۱۶) بہت علم والی فاطمہ	(۱۷) غروب ہونے والا آفتاب اور طلوع ہونے والا چاند	

﴿ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهِ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ
نَشْهَدُ أَن لَا اِلٰهَ اِلَّا أَنْتَ نَسْتَغْفِرُكَ وَ نَتُوْبُ اِلَيْكَ ﴾

عداد (واحد ، تثنيہ ، جمع)

عربی میں عدد کو ظاہر کرنے کیلئے اسکی تین قسمیں ہیں :

(۱) واحد (Singular)　(۲) تَثنِيه (Dual)　اور (۳) جمع (Plural)

(۱) واحد : واحد وہ اسم ہے جو مُفرَد یا ایک پر دلالت کرے　جیسے رَجُلٌ (ایک مَرد)۔

(۲) تثنیہ : ایسا اسم جو دو پر دَلالت کرے　جیسے رَجُلَانِ (دو مَرد)۔

(۳) جمع : ایسا اسم جو دو سے زیادہ پر دَلالت کرے　جیسے رِجَالٌ (دو سے زیادہ مَرد)۔

واحد سے تثنیہ بنانے کا قاعدہ : اس سلسلہ میں پہلی بات یہ ذہن نشین کرلیں کہ اسم خواہ مذکّر ہو یا مؤنث، دونوں کے تثنیہ بنانے کا ایک ہی قاعدہ ہے۔ اور وہ قاعدہ یہ ہے کی حالت ' رفع ' میں واحد اسم کے آخری حرف پر زبر (ـــَـ) لگا کر اُس کے آگے الف اور نونِ مکسورہ یعنی (ـَــانِ) کا اضافہ کردیتے ہیں۔

مثلاً : مُسْلِمٌ سے مُسْلِمَانِ ، مُسلِمَةٌ سے مُسْلِمَتَانِ جب کہ حالت نصب اور جرّ میں واحد اسم کے آخری حرف پر زبر (ـــَـ) لگا کر اس کے آگے یائے ساکن اور نون مکسورہ یعنی (ـَــيْنِ) کا اضافہ کرتے ہیں جیسے مُسْلِمً سے مُسْلِمَيْنِ ، مُسْلِمَةً سے مُسْلِمَتَيْنِ ۔ اس کی چند مثالیں مندرجہ ذیل ہیں:

	واحد	تثنیہ		
		رفع	نصب	جرّ
		ـَـانِ	ـَـيْنِ	ـَـيْنِ
مذکّر	كِتَابٌ	كِتَابَانِ	كِتَابَيْنِ	كِتَابَيْنِ
مؤنث	جَنَّةٌ	جَنَّتَانِ	جَنَّتَيْنِ	جَنَّتَيْنِ
مذکّر	مُسْلِمٌ	مُسْلِمَانِ	مُسْلِمَيْنِ	مُسْلِمَيْنِ
مؤنث	مُسْلِمَةٌ	مُسْلِمَتَانِ	مُسْلِمَتَيْنِ	مُسْلِمَتَيْنِ

جمع کی قسمیں

عربی زبان میں جمع دو طرح کی ہوتی ہے۔ (ا) جمع سالم اور (۲) جمع مکسّر

(ا) جمع سالم:

جمع سالم میں واحد لفظ جوں کا توں موجود رہتا ہے اور اس کے آخر پر کچھ حرفوں کا اضافہ کر کے جمع بنا لیتے ہیں ۔ جس طرح انگریزی میں واحد لفظ کے آخر میں s یا es بڑھا کر جمع بناتے ہیں۔ مگر انگریزی میں تمام اسماء کی جمع اس قاعدے کے مطابق نہیں بنتی بلکہ کچھ کی مختلف بھی ہوتی ہے۔ مثلاً His کی جمع Their ہے۔ اسی طرح عربی میں بھی تمام اسماء کی جمع سالم نہیں بنتی بلکہ کچھ اسماء کی جمع اس طرح آتی ہے کہ یا تو واحد لفظ کے حروف تتر بتر ہو جاتے ہیں یا بالکل تبدیل ہو جاتے ہیں۔ مثلاً: عَبْدٌ (غلام بندہ) کی جمع عِبَادٌ اور اِمْرَأَةٌ کی جمع نِسَاءٌ ہے۔ ان کو جمع مکسّر کہتے ہیں۔مکسر کے معنیٰ ' توڑا ہوا ' ہیں۔کیونکہ اس میں واحد لفظ کے حروف کے ترتیب ٹوٹ جاتی ہے۔ اس لئے انہیں'' جمع مکسر'' کہتے ہیں۔

اب ہم جمع سالم بنانے کا قاعدہ سمجھتے ہیں لیکن پہلے یہ بات ذہن نشین کر لیں کہ واحد سے تثنیہ بنانے کا قاعدہ مذکر اور مؤنث دونوں کے لئے ایک ہی ہے لیکن واحد سے جمع سالم بنانے کا قاعدہ مذکّر کیلئے الگ ہے اور مؤنث کیلئے الگ ہے۔

(۲) جمع مذکّر سالم:

جمع مذکّر سالم بنانے کا قاعدہ : حالتِ رفع میں واحد اسم کے آخری حرف پر ایک پیش (ـُ) لگا کر اسکے آگے واؤ ساکن اور نون مفتوحہ یعنی (ـُوْنَ) کا اضافہ کرتے ہیں۔ مثلاً: مُسْلِمٌ سے مُسْلِمُوْنَ جبکہ حالتِ نصب اور جرّ میں واحد اسم کے آخری حرف پر زیر (ـِ) لگا کر اسکے آگے یائے ساکن اور نون مفتوحہ یعنی (ـِيْنَ) کا اضافہ کرتے ہیں۔

جیسے: مُسْلِمٌ سے مُسْلِمِيْنَ اسکی چند مثالیں مندرجہ ذیل ہیں:

واحد	جمع مذکّر سالم		
	رفع	نصب	جرّ
	ـُوْنَ	ـِيْنَ	ـِيْنَ
مُسْلِمٌ	مُسْلِمُوْنَ	مُسْلِمِيْنَ	مُسْلِمِيْنَ
نَجَّارٌ	نَجَّارُوْنَ	نَجَّارِيْنَ	نَجَّارِيْنَ
خَيَّاطٌ	خَيَّاطُوْنَ	خَيَّاطِيْنَ	خَيَّاطِيْنَ
فَاسِقٌ	فَاسِقُوْنَ	فَاسِقِيْنَ	فَاسِقِيْنَ

(۳) جمع مؤنث سالم:

جمع مؤنث سالم بنانے کا قاعدہ : حالتِ رفع میں واحد اسم کے آگے ''اتٌ'' کا اضافہ کرتے ہیں جبکہ حالت نصب اور جرّ میں ''اتٍ'' کا اضافہ کرتے ہیں۔ اگر واحد مؤنث اسم کے آخر پر تائے مربوطہ ہو تو اسے گرا کر پھر 'اتٌ' یا 'اتٍ' کا اضافہ کیا جاتا ہے۔ جیسے: مُسْلِمَةٌ سے مُسْلِمَاتٌ اور مُسْلِمَاتٍ ۔اسکی چند مثالیں مندرجہ ذیل ہیں:

واحد	جمع مؤنث سالم		
	رفع	نصب	جرّ
	ـاتٌ	اتٍ	اتٍ
مُسْلِمَةٌ	مُسْلِمَاتٌ	مُسْلِمَاتٍ	مُسْلِمَاتٍ
نَجَّارَةٌ	نَجَّارَاتٌ	نَجَّارَاتٍ	نَجَّارَاتٍ
خَيَّاطَةٌ	خَيَّاطَاتٌ	خَيَّاطَاتٍ	خَيَّاطَاتٍ
فَاسِقَةٌ	فَاسِقَاتٌ	فَاسِقَاتٍ	فَاسِقَاتٍ

(۴) جمع مکسّر:

جمع مکسّر وہ ہے جسمیں واحد کی صورت ٹوٹ جاتی یعنی بدل جاتی ہے (مگر بعض الفاظ میں واحد اور جمع کی صورت ایک ہی رہتی ہے۔ جیسے فُلْكٌ (کشتی) واحد بھی ہے اور جمع بھی۔ انکا شمار بھی جمع مکسّر ہے) اسکے بنانے کا کوئی قاعدہ مقرر نہیں ہے۔کبھی تو کچھ حروف بڑھا یا گھٹا دیے جاتے ہیں اور کبھی محض حرکات وسکنات میں تغیّر وتبدیل ہو جاتا ہے۔

بعض اسم واحد کی جمع سالم بھی بدلتی ہے اور مکسّر بھی مثلاً: كَافِرٌ جمع سالم کا كَافِرُوْنَ دُرست ہے اور جمع مکسّر كُفَّارٌ بھی اور عَالِمٌ سے عَالِمُوْنَ ، عُلَمَا وغیرہ۔

واحد	جمع	واحد	جمع	واحد	جمع
جِدَارٌ	جُدْرَانٌ	كُرْسِيٌّ	كَرَاسِيٌّ	رَأْسٌ	رُؤُوسٌ
وَجْهٌ	وُجُوْهٌ	قَمَرٌ	(moon) اَقْمَارٌ	سَيْفٌ	سُيُوفٌ
لِسَانٌ	اَلْسِنَةٌ	مَكْتَبٌ	مَكَاتِبٌ	مَقْعَدٌ	مَقَاعِدٌ
جَمَلٌ	جِمَالٌ	نَاقَةٌ	نُوْقٌ	موعِظَةٌ	مَوَاعِظٌ
نَهْرٌ	اَنْهَارٌ	رَجُلٌ	رِجَالٌ	وَزِيْرٌ	وُزَرَاءُ
كِتَابٌ	كُتُبٌ	خَشَبٌ	خُشُبٌ		

تنبیہ: (۱) بعض اسمائے مؤنث کی جمع سالم مذکّر کی طرح بھی آتی ہے

مثلاً: سَنَةٌ (برس) کی جمع سالم سِنُوْنَ یا سِنِیْنَ ہوتی ہے کبھی سَنَوَاتٌ بھی۔

(۲) تثنیہ اور جمع مذکّر سالم کے آخر میں جو نون (ن) ہوتا ہے وہ نون اعرابی کہلاتا ہے

☆ بعض اسماء واحد کی صورت میں ہوتے ہیں لیکن وہ ایک جماعت پر بولے جاتے ہیں۔اُن کے واحد کیلئے بھی کوئی لفظ نہیں ہوتا۔ اِسلئے کہ درحقیقت جمع نہیں ہیں۔ ایسے اسم کو اسم جمع کہتے ہیں: مثلاً : قَوْمٌ (قوم) رَهْطٌ (گروہ ،جماعت) عِبارت (Phrase) میں ان کا استعمال عموماً جمع کی طرح ہوگا : قَوْمٌ صَالِحُوْنَ ۔

☆ پچھلے سبقوں میں پڑھ چکے ہو اعراب تعریف وتنکیر اور تذکیروتانیث میں صفت اپنے موصوف کے مطابق ہوتی ہے ۔ اب یہ بھی یاد رکھو کہ واحد، تثنیہ اور جمع میں بھی صفت کو اپنے موصوف کے موافق ہونا چاہئے (جیسا کہ آنے والی مثالوں سے تم سمجھ لوگے)۔ لیکن جبکہ موصوف غیر عاقل (عاقل:عموماً انسان کو عاقل کہتے ہیں نیز جنّ اور فرشتوں کا شمار عقلا میں ہے، باقی مخلوق غیر عاقل مانی جاتی ہے) کی جمع ہو (خواہ مذکّر ہو یا خواہ مؤنّث) تو صفت عموماً واحد مؤنّث ہوتی ہے۔ اگرچہ بعض اوقات جمع بھی ہوتی ہے۔چنانچہ اَيَّامٌ مَعْدُوْدَةٌ (گِنے ہوئے دن) کہا جاتا ہے اور اَيَّامٌ مَعْدُوْدَاتٌ بھی۔

نوٹ: عموماً انسان کو عاقل کہتے ہیں۔ نیز جنّ اور فرشتوں کا شمار عقلا میں ہے۔ باقی مخلوق غیر عاقل مانی جاتی ہے۔

سلسلۂ الفاظ نمبر۔۴

۱۔ اَلْاٰتِي ۔ آئندہ۔آنے والا	۲۔ اٰيَةٌ ۔ نشان۔قُرآن کی آیت	۳۔ بَيِّنَةٌ ۔ ظاہر۔کُھلی ہوئی
۴۔ اَلْجَارِيْ ۔ رواں۔بہنے والا	۵۔ اَلْمَاضِيْ ۔ گزشتہ	۶۔ حَارَةٌ ۔ محلّہ
۷۔ خَادِمٌ ۔ خدمتگار۔نوکر	۷۔ خَبَّازٌ ۔ نانبائی	۸۔ خَيَّاطٌ ۔ درزی
۹۔ تَعْبَانٌ ۔ تھکاماندہ	۱۰۔ زَعْلَانٌ ۔ ناخوش۔ناراض	۱۱۔ شَهْرٌ ۔ مہینہ
۱۲۔ كَسْلَانٌ ۔ تھکاماندہ/سُست	۱۳۔ لَاعِبٌ ۔ کھیلنے والا	۱۴۔ لَامِعٌ ۔ چمکدار
۱۵۔ مَبْسُوْطٌ ۔ خوشدل	۱۶۔ مُجْتَهِدٌ ۔ محنتی۔چُست	۱۷۔ مُسَنَّدٌ ۔ سہارا لگائے ہوئے
۱۸۔ مَشْغُوْلٌ ۔مشغول۔مصروف	۱۹۔ مُظْلِمٌ ۔ اندھیرا۔اندھیرا کرنے والا	۲۰۔ مُعَلِّمٌ ۔ سکھانے والا۔اُستاد
۲۱۔ مُنِيْرٌ ۔ روشن۔روشن کرنیوالا	۲۲۔ نَجَّارٌ ۔ بڑھئی	

مشق نمبر۔۴

۱۔ اَلْمُعَلِّمُ الصَّالِحُ	۲۔ اَلْمُعَلِّمَتَانِ الصَّالِحَتَانِ	۳۔ اَلْمُعَلِّمُوْنَ الصَّالِحُوْنَ
۴۔ مُعَلِّمَاتٌ مُجْتَهِدَاتٌ	۵۔ اَللَّيْلَةُ الْمُظْلِمَةُ	۶۔ قَمَرٌ مُنِيْرٌ
۷۔ اَلشَّمْسُ الْمُنِيْرَةُ	۸۔ اَلْعَيْنَانِ اللَّامِعَتَانِ	۹۔ اَلسَّنَةُ الْمَاضِيَةُ
۱۰۔ اَلنَّهْرُ الْجَارِيْ	۱۱۔ اَلْاَنْهُرُ الْجَارِيَةُ (۱)	۱۲۔ حَارَاتٌ نَظِيْفَةٌ (۲)
۱۳۔ خَيَّاطَةٌ كَسْلَانَةٌ	۱۴۔ اَلْاِبْنَتَانِ التَّعِبَتَانِ	۱۵۔ اِبْنَتَانِ تَعْبَانَتَانِ
۱۶۔ رَجُلَانِ زَعْلَانَانِ	۱۷۔ اَلسِّنُوْنَ الْاٰتِيَةُ (۳)	۱۸۔ اَلْحَيَوَانَاتُ الصَّغِيْرَةُ (۴)
۱۹۔ اَلنَّجَّارُوْنَ الْكَسْلَانُوْنَ وَ الْخَادِمُوْنَ الْمُجْتَهِدُوْنَ		۲۰۔ زَيْدٌ نِ الزَّعْلَانُ
۲۱۔ عَمْرُوْنِ الْمَبْسُوْطُ	۲۲۔ اٰيَاتٌ بَيِّنَاتٌ	۲۳۔ خُشُبٌ مُسَنَّدَةٌ (۵)

(۱،۲،۳،۴،۵) موصوف غیر عاقل کی جمع ہے اسلئے اسکی صفت واحد مؤنّث ہے۔موصوف غیر عاقل کی جمع اور اسکی صفت بھی جمع ہے)

عربی میں ترجمہ کرو

(۱) ایک چمکدار آنکھ	(۲) دو محنتی مرد	(۳) مشغول نانبائی
(۴) دو تھکے ہوئے بڑھئی	(۵) روشن دن	(۶) خوبصورت درزنیں
(۷) تھکے ہوئے نوکر	(۸) سُست درزی	(۹) بہتی نہریں
(۱۰) بڑے جانور	(۱۱) سالِ رواں	(۱۲) ماہِ گذشتہ
(۱۳) گذرے ہوئے سال	(۱۴) خوشدل خادم	

(ا سے ۵ تک: موصوف غیر عاقل کی جمع ہے اسلئے اسکی صفت واحد مؤنّث ہے۔موصوف غیر عاقل کی جمع اور اسکی صفت بھی جمع ہے)

﴿ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهِ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ
نَشْهَدُ أَن لَا اِلٰهَ اِلَّا أَنْتَ نَسْتَغْفِرُكَ وَ نَتُوْبُ اِلَيْكَ ﴾

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحمٰنِ الرَّحِيم   الدّرسُ السَّادسُ (Lesson-6)   رَبی زِدنی عِلماً

اسم کی حالتیں بلحاظِ اِعراب (Case)

رَفعِی (Nominative) نَصَبِی (Accusative) جَرّی (Genitive)

عربی زبان میں جملے کے اندر موقعِ استعمال کے مطابق اکثر اسموں کا اِعراب (آخری حرف کی حرکت یا سکون کو اعراب کہتے ہے) بدلتا رہتا ہے۔ چنانچہ اِعراب کے لحاظ سے اکثر اسموں کی تین حالتیں ہوتی ہیں:

(۱) رَفعِی (۲) نَصَبی اور (۳) جَرّی

ان تین حالتوں میں مختلف اسموں کا اِعراب بہ تفصیل ذیل ہوتا ہے:

ا۔ اسم مفرد واحد مذکر اور اسم جمع مکسر کا اعراب:

	رَفعِی حالت	نَصَبی حالت	جَرّی حالت
	ــٌ	ــًا	ــٍ
مفرد مذکر	رَفِيْقٌ	رَفِيْقًا	رَفِيْقٍ
	كَافِرٌ	كَافِرًا	كَافِرٍ
	عَابِدٌ	عَابِدًا	عَابِدٍ
	مُسْلِمٌ	مُسْلِمًا	مُسْلِمٍ
	مُؤْمِنٌ	مُؤْمِنًا	مُؤْمِنٍ
	سَمَاءٌ	سَمَاءً	سَمَاءٍ
جمع مکسّر	اَبْصَارٌ	اَبْصَارًا	اَبْصَارٍ
	اَرْجُلٌ	اَرْجُلًا	اَرْجُلٍ
	اَسْلِحَةٌ	اَسْلِحَةً	اَسْلِحَةٍ
	بُيُوْتٌ	بُيُوْتًا	بُيُوْتٍ
	عِبَادٌ	عِبَادًا	عِبَادٍ

٢۔ اسم مفرد واحد مؤنّث کا اعراب:

	رَفعِی حالت	نَصَبی حالت	جَرّی حالت
	ـــــةٌ	ـــــةً	ـــــةٍ
واحد مؤنّث	جَنَّةٌ	جَنَّةً	جَنَّةٍ
	خَبِيْثَةٌ	خَبِيْثَةً	خَبِيْثَةٍ
	صَلٰوةٌ	صَلٰوةً	صَلٰوةٍ
	مُسْلِمَةٌ	مُسْلِمَةً	مُسْلِمَةٍ
	مُهَاجِرَةٌ	مُهَاجِرَةً	مُهَاجِرَةٍ

٣۔ اسم تثنیہ مذکر و مؤنّث کا اعراب:

	رَفعِی حالت	نَصَبی حالت	جَرّی حالت
	ـــــَانِ	ـــــَيْنِ	ـــــَيْنِ
تثنیہ مذکر	رَفِيْقَانِ	رَفِيْقَيْنِ	رَفِيْقَيْنِ
	عَابِدَانِ	عَابِدَيْنِ	عَابِدَيْنِ
	مُؤْمِنَانِ	مُؤْمِنَيْنِ	مُؤْمِنَيْنِ

نوٹ: مثالوں سے واضح ہے کہ حالت نصب میں اسم کے آخری حرف پر دو زبر (ً) کے ساتھ ایک الف (ا) زائد لکھنا پڑتا ہے سوائے ان اَسماء کے جو ' ة ' یا الف (ا) کے ساتھ ' ء ' پر ختم ہوتے ہیں۔

	رَفعِی حالت	نَصَبی حالت	جَرّی حالت
	ـــــَانِ	ـــــَيْنِ	ـــــَيْنِ
تثنیہ مؤنّث	جَنَّتَانِ	جَنَّتَيْنِ	جَنَّتَيْنِ
	خَبِيْثَتَانِ	خَبِيْثَتَيْنِ	خَبِيْثَتَيْنِ
	صَلٰوتَانِ	صَلٰوتَيْنِ	صَلٰوتَيْنِ
	مُسْلِمَتَانِ	مُسْلِمَتَيْنِ	مُسْلِمَتَيْنِ

تنبیہ:۔ تثنیہ کا اِعراب نصبی اور جری حالتوں میں یکساں ہوتا ہے۔

۴۔ جمع مذکرسالم کا اِعراب:

	رَفعي حالت	نَصَبی حالت	جَرّی حالت
	ـــُـ وْنَ	ـــِـ يْنَ	ـــِـ يْنَ
جمع مذکر	رَفِيْقُوْنَ	رَفِيْقِيْنَ	رَفِيْقِيْنَ
	كَافِرُوْنَ	كَافِرِيْنَ	كَافِرِيْنَ
	عَابِدُوْنَ	عَابِدِيْنَ	عَابِدِيْنَ

تنبیہ:۔ جمع مذکرسالم کا اِعراب بھی نصبی اورجری حالتوں میں یکساں ہوتاہے۔

۵۔ جمع مؤنّث سالم کا اعراب:

	رَفعي حالت	نَصَبی حالت	جَرّی حالت
	ـــَـ اتٌ	ـــَـ اتٍ	ـــَـ اتٍ
جمع مؤنّث	جَنَّاتٌ	جَنَّاتٍ	جَنَّاتٍ
	خَبِيْثَاتٌ	خَبِيْثَاتٍ	خَبِيْثَاتٍ
	مُسْلِمَاتٌ	مُسْلِمَاتٍ	مُسْلِمَاتٍ
	مُهَاجِرَاتٌ	مُهَاجِرَاتٍ	مُهَاجِرَاتٍ

نوٹ: جمع مؤنّث سالم کا اعراب بھی نَصَبی اور جَرّی حالت میں یکساں ہوتاہے۔

(ا) اگرکسی اسم پر ' ال ' داخل ہوجائے تو اُس کااِعراب :

ا۔ رَفعی حالت میں دوپیش (ٌ) کےبجائے ایک پیش (ُ) رہ جاتاہے،

جیسے: اَلْرَّفِيْقُ ، اَلْاَبْصَارُ ، اَلْجَنَّةُ ، اَلْخَبِيْثَاتُ

ب۔ نَصَبی حالت میں دو زبر (ً) کےبجائے صرف ایک زبر(َ) رہ جاتاہےاورآخرمیں زبرنہیں پڑھاجاتا،

جیسے: اَلْرَّفِيْقَ ، اَلْاَبْصَارَ ، اَلْجَنَّةَ ، اَلْخَبِيْثَات

تنبیہ:۔ تثنیہ مذکر و مؤنث اور جمع مذکرسالم میں 'ال' داخل ہونے سے اِعراب میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی۔

جیسے: اَلْرَّفِيْقَانِ ، اَلْرَّفِيْقَيْنِ ، اَلْرَّفِيْقُوْنَ ، اَلْرَّفِيْقِيْنَ

(۲) مُعْرَبْ اَسماء : جن اسموں کا اعراب موقع استعمال کے ساتھ بدلتا رہتا ہے اُنہیں مُعرَب اَسماء کہتے ہیں۔ مُعْرَب اَسماء کی رفعی، نَصَبی اور جرّی شکلیں کن کن موقعوں پر استعمال ہوتی ہیں، اسکی تفصیل مرکبات اور جملوں کے بیان میں حسب ضرورت بتائی جائے گی۔ سبق ۲ (ا) میں اسم کی قسمیں بیان کی گئی ہیں، ان پر دوبارہ نظر ڈال لیجئے۔ ان میں سے ہر ایک قسم کے اَسماء مُعْرب نہیں ہیں۔ اگرچہ اکثر اَسماء مُعْرب ہیں مگر بعض اسم ایسے ہوتے ہیں جنکے آخری حرف کی حرکت موقع استعمال کی تبدیلی کے باوجود نہیں بدلتی۔ ایسے اسموں کو مَبْنی کہتے ہیں۔

مَبْنی اسماء: جس اسم کے آخری حرف کی حرکت مختلف موقعوں پر استعمال ہونے کے باوجود نہ بدلے، بلکہ تمام حالتوں میں یکساں رہے اسکو مَبْنی کہتے ہیں۔ اسمائے ضمیر، اسمائے اشارہ ،اسمائے موصولہ میں سے اکثر مَبْنی ہیں۔ انکا تفصیلی بیان حسبِ ضرورت اپنے موقع پر آئے گا۔

اِعرُاب: کلمے کے اُخری حرف کی حرکت یا سکون کو اعراب کہتے ہے۔

اسماء کے تین اعراب ہیں: (ا) رَفْع (۲) نَصَبْ اور (۳) جَرِّی

جس اسم پر رَفْع (ـُ ـٌ) ہو اُسے 'مرفوع' کہتے ہیں

جس اسم پر نَصَب (ـَ ـً) ہو اُسے 'منصوب' کہتے ہیں

اور جس اسم پر جَرّ (ـِ ـٍ) ہو اُسے 'مجرور' کہتے ہیں

عامل: جس چیز سے کسی کلمے کا اِعراب (یعنی اُس کے آخری حرف کی حرکت یا سکون) بدل جاتا ہے، اُسے عامل کہتے ہیں۔ اسم اور فعل کے عوامل کا بیان حسب ضرورت آئندہ آئے گا۔

﴿ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهِ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ
نَشْهَدُ أَن لَا اِلَهَ اِلَّا أَنْتَ نَسْتَغْفِرُكَ وَ نَتُوْبُ اِلَيْكَ ﴾

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحمٰنِ الرَّحِيم الدّرسُ السَّابعُ (Lesson-7) رَبی زِدنی عِلماً

جُملہ اِسمِیَّہ

جملہ: وہ مرکب جو اپنا مفہوم پوری طرح سے ادا کرے اسے جملہ کہتے ہیں۔ ہر جملے کے دو اَجزأ ہوتے ہیں۔

پہلا: مُسنَد اِلیہ (Subject) یعنی وہ شخص یا چیز جسکے بارے میں بات کی جائے اور عربی میں اسے ' مُبتدا ' کہتے ہیں یعنی جس سے جملے کی ابتدا ہوتی ہے۔

دوسرا: مُسنَد (Predicate) کہلاتا ہے یعنی وہ حصہ جو مُسنَد الیہ کے بارے میں کچھ کہے اور اسے عربی میں ' خَبَرٌ ' کہتے ہیں۔

عربی میں جملے کی دو قسمیں ہیں: (۱) جملہ اسمیہ اور (۲) جملہ فِعلیہ۔ اس درس میں ہم انشاالله جملہ اسمیہ پڑھیں گے۔

جملہ اسمیہ کے دو اجزا ہیں یعنی مُبتدا اور خبر

مثلاً: (۱) چاند روشن ہے۔ اس جملے میں جو دو جُز ہیں، ان میں سے ایک 'چاند' ہے اور دوسرا ' روشن ہے'۔ عربی قواعد کے اعتبار سے 'چاند' ' مُبتدا' ہے اور ' روشن' ' خبر' ہے۔

(۲) لڑکا بیٹھا ہوا ہے۔ اس جملے میں 'لڑکا' ' مُبتدا' ہے اور ' بیٹھا ' اسکی' خبر' ہے۔

(۳) سورج چمک رہا ہے۔ اس جملے میں 'سورج' ' مُبتدا' ہے اور 'چمک' اسکی' خبر' ہے۔

عام طور پر مُبتدا پہلے اور خبر بعد میں آتی ہے مگر بعض اوقات خبر مبتدا سے پہلے بھی آتی ہے۔

مُبتدا کو عام طور پر مَعرِفہ اور خبر کو نکرہ رکھا جاتا ہے۔ اس طرح جملے میں ''ہے'' یا '' ہیں'' کا مطلب ازخود پیدا ہو جاتا ہے۔ آیئے مندرجہ بالا جملوں کا عربی ترجمہ کریں:

(۱) چاند روشن ہے:	اَلْقَمَرُ بَازِغٌ	اَلْقَمَرُ مَعرفہ ہے اور بَازِغٌ نکرہ ہے۔
(۲) لڑکا بیٹھا ہوا ہے:	اَلْوَلَدُ جَالِسٌ	اَلْوَلَدُ مَعرفہ ہے اور جَالِسٌ نکرہ ہے۔
(۳) سُورج چمک رہا ہے:	اَلْشَمْسُ مُشْرِقَةٌ	اَلْشَمْسُ معرفہ ہے اور مُشْرِقَةٌ نکرہ ہے۔

اس سے پہلے کہ ہم آگے بڑھیں آیئے زرا اچھی طرح سے ''جملہ اِسمِیہ'' اور ' مُرکب توصِفی' کے فرق کو سمجھ لیں۔ ابھی ہم نے پڑھا کہ جملہ اِسمِیہ میں مُبتدا عموماً معرفہ اور خبر نکرہ ہوتی ہے۔ مگر مرکب توصِفی میں صفت چاروں پہلوؤں سے مُوصوف کے تابع ہوتی ہے یعنی حالت اعرابی جنس۔ عدد۔ معرفہ یا نکرہ ہونا۔ اب ہم مندرجہ ذیل جملے پر دوبارہ غور کرتے ہیں۔

اَلْوَلَدُ جَالِسٌ اس میں اَلْوَلَدُ جو کہ مُبتدا اور معرفہ بھی ہے اور جَالِسٌ خبر اور نکرہ بھی ہے۔ اسلیے یہ جملہ اسمیہ ہے۔

اب اگر ہم اس جملے میں تبدیلی کریں اور کہیں کہ وَلَدٌ جَالِسٌ تو دونوں کی حالت تبدیل ہوگی اور دونوں کے اعراب ایک

جیسے ہونگے ، دونوں نکرہ بن گئے جسکی وجہ سے یہ جملہ اسمیہ نہیں ہے بلکہ اب یہ مرکب توصیفی بن گیا ہے۔ اس طرح سے ہم اس جملے کی شکل کچھ یوں بھی تبدیل کر سکتے ہیں۔

جیسے : اَلْوَلَدُ اَلْجَالِسُ اس صورت میں بھی یہ جملہ اسمیہ نہیں رہا بلکہ یہ مرکب توصیفی بن گیا ہے۔ جبکہ جملہ اسمیہ میں مُبتدا عام طور پر معرفہ اور خبر عموماً نکرہ ہوتی ہے۔

جنس اور عدد کے اعتبار سے خبر مُبتدا کے تابع ہوگی یعنی اگر مُبتدا واحد ہے تو خبر بھی واحد ہوگی ، اگر مُبتدا تثنیہ یا جمع ہے تو خبر بھی تثنیہ یا جمع ہوگی، اسی طرح اگر مُبتدا مُذکر ہے تو خبر بھی مُذکر ہوگی اور اگر مُبتدا مؤنث ہے تو خبر بھی مؤنث ہوگی۔

مثلاً: اَلرَّجُلُ صَادِقٌ (مرد سچا ہے) اَلرَّجُلَانِ صَادِقَانِ (دونوں سچے مرد ہیں)

اَلطِفْلَتَانِ جَمِيْلَتَانِ (دونوں بچیاں خوبصورت ہیں) اَلنِّسَاءُ مُجْتَهِدَاتٌ (عورتیں محنتی ہیں)

اہم بات نوٹ فرمائیں : مُبتدا اگر غیر عاقل کی جمع مُکسر ہے تو خبر واحد مؤنث آسکتی ہے۔

جیسے: اَلْمَسَاجِدُ وَسِيْعَةٌ (مسجدیں وسیع ہیں)

جملہ اسمیہ کی مثالیں:

ہر مثال میں مبتدا نشان زدہ (__) ہے، باقی حصہ خبر ہے:

۱۔ اَلْوَلَدُ جَالِسٌ : لڑکا بیٹھا ہوا ہے۔	اَلْقَمَرُ بَازِغٌ : چاند روشن ہے۔
مبتدا اور خبر دونوں مفرد ' مذکر' رفعی حالت میں ہے۔	قمر عربی میں مذکر ہے۔
۲۔ اَلْبِنْتُ جَالِسَةٌ : لڑکی بیٹھی ہوئی ہے۔	اَلشَّمْسُ مُشْرِقَةٌ : سورج چمک رہا ہے۔
مبتدا اور خبر دونوں مفرد 'مؤنث' رفعی حالت میں ہے۔	شمس عربی میں مؤنث ہے۔
۳۔ اَلرَّجُلَانِ قَوِيَانِ : دو مرد قوی ہیں۔	اَلْكِتَابَانِ جَدِيْدَانِ : دو کتابیں نئی ہیں۔
مبتدا اور خبر دونوں 'تثنیہ' 'مذکر' رفعی حالت میں ہے۔	کتاب عربی میں مذکر ہے۔
۴۔ اَلْمَرْأتَانِ صَالِحَتَانِ : دو عورتیں صالح ہیں۔	اَلْعَيْنَانِ لَامِعَتَانِ : دو آنکھیں روشن ہیں۔
مبتدا اور خبر دونوں 'تثنیہ' 'مؤنث' رفعی حالت میں ہے۔	'عین' عربی میں مؤنث ہے۔

۵۔ اَلْمُعَلِّمُوْنَ حَاضِرُوْنَ : معلّم حاضر ہیں۔ اَلْمُسْلِمُوْنَ اِخْوَةٌ : مسلمان بھائی ہیں۔

دونوں مبتدا جمع سالم مذکر ذی عقل ۔ایک خبر(حَاضِرُوْنَ) جمع سالم مذکر ، دوسری خبر(اِخْوَةٌ) جمع مکسّر۔ دونوں جملوں میں مبتدا اور خبر رفعی حالت میں ہے۔

٦۔ اَلْبَنَاتُ مُؤَدَّبَاتٌ : لڑکیاں باادب ہیں۔ اَلسَّيَّارَاتُ قَادِمَةٌ : موٹریں آرہی ہیں۔

دونوں مبتدا جمع سالم مؤنث ہیں بنات، ذی عقل ہے اس کی خبر بھی جمع مؤنث سالم ہے۔سیارات (موٹریں) غیر ذی عقل ہے۔ اس کی خبر واحد مؤنث ہے۔دونوں جملوں میں مبتدا اور خبر رفعی حالت میں ہیں۔

۷۔ اَلْاَوْلَادُ صَالِحُوْنَ : لڑکے نیک ہیں۔ اَلنِّسَاءُ عَالِمَاتٌ : عورتیں عالمہ ہیں۔

دونوں مبتدا ذی عقل کی جمع مکسّر ہیں پہلا (اَلْاَوْلَادُ) مذکر ہے اور دوسرا (اَلنِّسَاءُ) مؤنث ہے۔ دونوں کی خبریں بھی جمع ہیں۔اور جنس کے اعتبار سے اپنے مبتدا کے تابع ہیں۔ دونوں جملوں میں مبتدا اور خبر رفعی حالت میں ہیں۔

۸۔ اَلْاَشْجَارُ عَالِيَةٌ : درخت اونچے ہیں۔ اَلْقُصُوْرُ عَالِيَاتٌ : محل اونچے ہیں۔

دونوں جملوں میں مبتدا غیر ذی عقل ہے اس کی جمع مکسّر ہیں۔ پہلے جملے میں خبر واحد مؤنث ہے اور دوسرے میں جمع مؤنث سالم۔ جمع مکسّر کو عام طور پر واحد مؤنث کی طرح سمجھا جاتا ہے،اسلیے اسکی صفت اور خبر واحد مؤنث لائی جاتی ہے۔مگر جمع مؤنث سالم بھی لائی جاسکتی ہے۔

۹۔ مندرجہ ذیل الفاظ کے معنی یاد کریں اور ان کے نیچے دئے ہوئے مرکبات اور جملوں کا ترجمہ کریں:

سلسلۂ الفاظ نمبر۔۵

۱۔ فِئَةٌ ۔ گروہ، جماعت	۲۔ عَدُوٌّ ۔ دشمن	۳۔ غَضْبَانٌ ۔ بہت غصّہ والا
۴۔ تَعْبَانٌ ۔ تھکاماندہ	۵۔ كَسْلَانٌ ۔ سست	٦۔ لَامِعٌ ۔ چمکدار
۷۔ مُجْتَهِدٌ ۔ محنتی	۸۔ قَاعِدٌ، جَالِسٌ۔بیٹھاہوا	۹۔ عَيْنٌ (ج اَعْيُنٌ) ۔ آنکھ
۱۰۔ اَلِيْمٌ ۔ دردناک	۱۱۔ عَلِيْمٌ ۔ علم والا	۱۲۔ مُطَهَّرٌ ۔ پاکیزہ
۱۳۔ زَعْلَانٌ ۔ ناراض	۱۴۔ حَاضِرٌ ۔ حاضر	۱۵۔ مُنِيْرٌ۔ روشن
۱٦۔ مُعَلِّمٌ ۔ استاد	۱۷۔ قَائِمٌ ۔ کھڑا	

مشق نمبر۔۵

۱۔ اَلْعَذَابُ شَدِیْدٌ	۲۔ عَذَابٌ اَلِیْمٌ	۳۔ اَللّٰهُ عَلِیْمٌ
۴۔ زَیْدٌ عَالِمٌ	۵۔ فِئَةٌ قَلِیْلَةٌ	۶۔ اَلْفِئَةُ كَثِیْرَةٌ
۷۔ اَلنَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ	۸۔ اَلْاَعْیُنُ لَامِعَةٌ	۹۔ اَلْاَعْیُنُ اللَّامِعَةُ
۱۰۔ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ	۱۱۔ اَلْعَدُوُّ غَضْبَانٌ	۱۲۔ اَلْمُعَلِّمُوْنَ مُجْتَهِدُوْنَ
۱۳۔ اَلْمُعَلِّمَتَانِ مُجْتَهِدَتَانِ	۱۴۔ اَلْمُعَلِّمَتَانِ الْمُجْتَهِدَتَانِ	
۱۵۔ مُعَلِّمَتَانِ مُجْتَهِدَتَانِ	۱۶۔ زَیْدٌ الْعَالِمُ	۱۷۔ زَیْدٌ وَحَامِدٌ عَالِمَانِ
۱۸۔ اَقْلَامٌ طَوِیْلَةٌ	۱۹۔ اَلْاَقْلَامُ طَوِیْلَةٌ	۲۰۔ قَلَمَانِ جَمِیْلَانِ
۲۱۔ اَلْقُلُوْبُ مُطْمَئِنَّةٌ		

عربی میں ترجمہ کرو

(۱) عالم محمود	(۲) محمود عالم ہے	(۳) سچا بڑھئی
(۴) بڑھئی سچا ہے	(۵) ایک تھکی ماندی درزن	(۶) درزن تھکی ماند ہے
(۷) لڑکے کھڑے ہیں	(۸) استانی بیٹھی ہے	(۹) نانبائی سُست ہے
(۱۰) استاد ناراض ہے	(۱۱) ایک ناراض استانی	(۱۲) محمدؐ رسول ہیں
(۱۳) اساتذہ حاضر ہیں	(۱۴) ایک کھلا دشمن	(۱۵) سیب اور انار میٹھے ہیں

﴿ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهِ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ
نَشْهَدُ أَن لَا اِلٰهَ اِلَّا أَنْتَ نَسْتَغْفِرُكَ وَ نَتُوْبُ اِلَيْكَ ﴾

جملہ اسمیہ (ب) ۔ مَا یا لَیۡسَ

منفی مفہوم: کسی جملہ اسمیہ کے شروع میں جب '' مَا '' یا ''لَیۡسَ'' بڑھاتے ہیں تو اس سے نہ صرف معنوی اعتبار سے تبدیلی آتی ہے بلکہ اعرابی اعتبار سے خبر جو رَفع حالت میں ہوتی ہے نصبی حالت میں تبدیل ہوجاتی ہے۔

مثلاً: اَلدَّرسُ طَوِیۡلٌ سے لَیۡسَ الدَّرسُ طَوِیۡلًا ، زَیدٌ قَبِیۡحٌ سے مَا زَیدٌ قَبِیۡحًا

عربی میں جملہ اسمیہ میں نفی کا مفہوم پیدا کرنے کیلئے ایک اور انداز بھی ہے اور وہ یہ کہ خبر پر 'ب' کا اِضافہ کرکے اسے حالت 'جر' میں لے آتے ہیں۔

مثلاً: لَیۡسَ الدَّرسُ بِطَوِیۡلٍ ، مَا زَیدٌ بِقَبِیۡحٍ وغیرہ یہاں پر 'ب' کے کوئی معنی نہیں لیئے جاتے اور اسکے اضافے سے جملہ کے معنی میں کوئی تبدیل نہیں آتی۔

'' لَیۡسَ '' اس وقت استعمال کریں جب 'مُبتدا واحد مُذکر' ہو اور اس کے علاوہ 'ما' کے استعمال سے نفی کے معنی پیدا کریں۔

مثلاً: اَ لَیۡسَ اللّٰهُ بَاحکِمِ الحاکِمین ۔ لَیۡسَ لِلانسانِ اِلَّا ماسَعیٰ ۔ لَیۡسَ الذَّکرو مَالَانث

مندرجہ ذیل الفاظ کے معنی یاد کریں اور ان کے نیچے دیئے ہوئے جملوں کا ترجمہ کریں:

سلسلۂ نمبر۔٦

١۔ غَافِلٌ ۔ غافل ٢۔ کَلۡبٌ (کِلَابٌ) ۔کُتّا ٣۔ مُحِیۡطٌ ۔گھیرنے والا ٤۔ وَلَدٌ (اَوۡلَادٌ) ۔ لڑکا

مشق نمبر۔٦

١۔ اَلۡفِیَّةُ کَثِیۡرَةٌ
٢۔ مَااَلۡفِیَّةُ قَلِیۡلَةً
٣۔ مَااَلۡفِیَّةُ بِکَثِیۡرَةٍ
٤۔ اَللّٰهُ مُحِیۡطٌ
٥۔ مَااللّٰهُ بِغَافِلٍ
٦۔ اَلۡمُعَلِّمَتَانِ کَسۡلَانَتَانِ
٧۔ مَاالۡمُعَلِّمَتَانِ کَسۡلَانَتَیۡنِ
٨۔ مَاالۡمُعَلِّمَتَانِ بِکَسۡلَانَتَیۡنِ
٩۔ لَیۡسَ الۡمُعَلِّمُ غَضۡبَاناً
١٠۔ مَاالۡمُعَلِّمُوۡنَ زَعۡلَانِیۡنَ
١١۔ مَا الۡمُعَلِّمُوۡنَ بِزَعۡلَانِیۡنَ
١٢۔ مَاالطَّالِبَاتُ حَاضِرَاتٍ
١٣۔ مَاالطَّالِبَاتُ بِحَاضِرَاتٍ
١٤۔ اَلۡاَوۡلَادُ قَائِمُوۡنَ
١٥۔ مَاالۡاَوۡلَادُ قَائِمِیۡنَ
١٦۔ مَااللَّاعِبَانِ تَعۡبَانَیۡنِ

عربی میں ترجمہ کرو

(۱) بڑھئی بیٹھا ہے (۲) بڑھئی کھڑا نہیں ہے (۳) کتّے سُست ہیں
(۴) دو کتّے ناراض نہیں ہیں (۵) کھجور میٹھے ہیں (۶) انار میٹھا نہیں ہے
(۷) انار اور سیب میٹھے ہیں (۸) اُجرت زیادہ نہیں ہے (۹) بوجھ بھاری ہے
(۱۰) انار اور سیب نمکین نہیں ہیں (۱۱) گوشت تازہ نہیں ہے (۱۲) اساتذہ حاضر نہیں ہیں
(۱۳) عورتیں فاسق نہیں ہیں

مبتدا کے عوامل

مبتدا کے عوامل : مبتدا کے عوامل سے مراد وہ کلمات ہیں جس میں سے کوئی اگر جملہ اسمیہ کے شروع میں آجائے تو مبتدا کا اعراب رفع سے نصب میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ مبتدا کے عوامل چھے (۶) ہے:

(۱) اِنَّ (۲) اَنَّ (۳) کَاَنَّ (۴) لٰکِنَّ (۵) لَیْتَ (۶) لَعَلَّ

(۱) اِنَّ :(بے شک ، یقیناً) اِنّ اللّٰہَ علیٰ کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ : بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔
اِنَّ اللّٰہَ لا یُخْلِفُ الْمِیْعَادْ۔ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الْصَّابِرِین: اِنَ کی وجہ سے مبتدا(اللّٰہ) کا اعراب نصب ہے۔

(۲) اَنَّ : (کہ) یہ عامل عام طور پر جملے کے درمیان میں آتا ہے، اس لیے اس کا بیان بعد میں آئے گا۔

(۳) کَاَنَّ : (گویا کہ) کَاَنَّ الْقَمَرَ مِصْبَاحٌ : چاند گویا کہ ایک شمع ہے۔
کَاَنَّ کی وجہ سے مبتدا (الْقَمَرَ) کا اعراب نصب ہے

(۴) لٰکِنَّ : (لیکن) اَلْبَیْتُ جَدِیْدٌ وَ لٰکِنَّ الاثَاثَ قَدِیْمٌ :لٰکِنَّ کی وجہ سے مبتدا (الاَثَاث) کا اعراب نصب ہے

(۵) لَیْتَ :(کاش) لَیْتَ الْبَنَاتِ مُودَّبَاتٌ : کاش لڑکیاں باادب ہوتیں۔لَیْتَ کی وجہ سے البنات کا اعراب نصب ہے۔ یاد رکھئے 'جمع مونث سالم کی نصبی حالت (ٍ ، ِ) سے ظاہر کی جاتی ہے (دیکھیۓ اسم کی حالتیں)۔

(۶) لَعَلَّ: (شاید) لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِیْبَةٌ : شاید وہ گھڑی (قیامت) قریب ہو۔ لَعَلَّ کی وجہ سے السَّاعَةَ کا اعراب نصب ہے۔

خبر کے عوامل

خبر کے عوامل: خبر کے عوامل سے مراد وہ کلمات ہیں جو خبر پر داخل ہو کر اس کے اعراب کو رفع سے' نصب' میں تبدیل کر دیتے ہیں اور وہ یہ ہیں:

۱۔ كَانَ (تھا، ہے)	۲۔ صَارَ (ہوگیا)
۳۔ اَصْبَحَ (ہوگیا، صبح کو ہوا)	۴۔ اَضْحیٰ (ہوگیا، چاشت کے وقت ہوا)
۵۔ ظَلَّ (دن میں ہوا)	٦۔ اَمْسیٰ (شام کو ہوا)
۷۔ بَاتَ (رات میں ہوا)	۸۔ مَادَامَ (ہمیشہ رہا)
۹۔ مَازَالَ (ہمیشہ رہا)	۱۰۔ مَاانْفَکَّ (ہمیشہ رہا)
۱۱۔ لَيْسَ (نہیں ہے، نہیں ہوا)	

اِن کلمات کو كَانَ وَ اَخَوَاتِهَا (کَانَ اور اس کی بہن) کہا جاتا ہے۔

یہ جملہ اسمیہ میں مبتدا سے پہلے آتے ہیں تو مبتدا کو رفع ہی دیتے ہیں، مگر خبر کو نصب دیتے ہیں۔ ان کلمات کو افعال ناقصہ بھی کہتے ہیں۔ یہ سب ماضی کے صیغے ہیں، لیکن مَادَامَ اور لَيْسَ کے سوا سب کے مضارع بھی بن سکتے ہیں۔ اس کا تفصیلی بیان فعل کی بحث کے دوران ہی ہوسکتا ہے، یہاں ان کے عمل کی وضاحت کے لیے چند مثالیں کافی ہوں گی۔

عمل چند مثالیں

(۱) كَانَ : كَانَ زَيْدٌ قَايِمًا (زید کھڑا تھا)۔ (زَيْدٌ) مبتدا ہے (اسے کَانَ کا اسم بھی کہتے ہیں) اور حسب معمول رفعی حالت میں ہے۔ (قَايِمًا) خبر ہے اور کَانَ کی وجہ سے نصبی حالت میں ہے

كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَحِيْمًا اللہ غفورٌ رحیم ہے۔اللہ مبتدا ہے(اسے کَان کا اسم بھی کہیں گے) اور حسب معمول رفعی حالت میں ہے۔ غَفُوْرًا رَحِيْمًا خبر ہے اور کَان کی وجہ سے نصبی حالت میں ہے۔

(۲) اَصْبَحَ : اَصْبَحَ فُؤَادُ اُمِّ مُوْسیٰ فَارِغًا موسیٰؑ کی ماں کا دل بے قرار ہوگیا۔ فُؤَادُ اُمِّ مُوْسیٰ ، اَصْبَحَ کا اسم (مبتدا) ہے اور رفعی حالت میں ہے۔ مگر اس کی خبر فارِغًا نصبی حالت میں ہے۔ فَارِغًا (صبر سے) خالی بے قرار باقی عوامل کا بھی یہی حال ہے۔ ہر ایک کا بیان حسب ضرورت آئندہ کر دیا جائے گا۔

تنبیہ : جملہ اسمیہ کی خبر عام طور پر نکرہ ہوتی ہے۔ لیکن اگر وہ معرفہ (ال تعریف کے ساتھ) ہو تو مبتدا اور خبر کے درمیان ایک ضمیر لائی جاتی ہے جس کا مرجع (اصل) مبتدا ہوتا ہے:

جیسے: ☆ **اُولٰئِکَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ** : وہی کامیاب (فلاح پانے والے) ہیں۔ یہاں خبر (اَلْمُفْلِحُوْنَ) معرفہ (ال تعریف کے ساتھ) ہے، اس لیے مبتدا اور خبر کے درمیان ضمیر هُمْ آئی ہے، جو اُولٰئِکَ کی طرف راجع ہوتی ہے۔ اگر ایسا نہ کیا جائے، اور اُولٰئِکَ الْمُفْلِحُوْنَ کہا جائے تو یہ جملہ اسمیہ نہیں ہوگا بلکہ مرکب توصیفی ہوگا، جس کے معنیٰ ہوں گے 'وہ کامیاب'

☆ **اِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ** : بے شک وہی مفسد ہیں۔ یہاں پہلا (هُمْ) مبتدا ہے اور (اَلْمُفْسِدُوْنَ) اس کی خبر ہے، جسے ال تعریف لگا کر معرفہ بنایا گیا ہے۔ اس لیے مبتدا اور خبر کے درمیان ایک ضمیر (دوسرا هُمْ) لائی گئی ہے۔

ذیل کے جملوں کی ترکیب اور ترجمہ کو سمجھیے ۔ نشان زدہ حصّہ مبتدا ہے اور باقی حصّہ خبر ہے۔

۱۔ **اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ** : اللہ آسمانوں اور زمین کا نور ہے۔ خبر مرکب اضافی ہے، اس کی رفعی حالت نُوْرٌ کے ضمّہ سے ظاہر کی گئی ہے۔

۲۔ **وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ** : اور اللہ علیم و حکیم ہے۔

۳۔ **لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ** : ان کے لیے بڑا عذاب ہے۔ خبر مرکب جرّی ہے، جو مبتدا سے پہلے آئی ہے۔ ایسی خبر عام طور پر مبتدا سے پہلے لائی جاتی ہے، خصوصاً جب مبتدا معرفہ نہ ہو۔

۴۔ **هُوَ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ** : وہ صاف صاف (واضح) حق ہے۔ مبتدا ضمیر ہے، جو معرفہ کی ایک قسم ہے۔

۵۔ **اَلْخَبِيْثٰتُ لِلْخَبِيْثِيْنَ** : خبیث عورتیں خبیث مردوں کے لیے ہیں، خبر مرکب جرّی ہے، مبتدا معرفہ ہے۔

۶۔ **وَالطَّيِّبٰتُ لِلطَّيِّبِيْنَ** : اور پاکیزہ عورتیں پاکیزہ مردوں کے لیے ہیں۔

۷۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ** : تعریف اللہ جہانوں کے رب کیلیے ہے۔(لِ + اللّٰهِ) مرکب جرّی ہے، اس لیے اللہ جرّی حالت میں ہے (رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ) مرکب اضافی ہو کر اللہ کی صفت ہے، اس لیے (اللہ) کی طرح جرّی حالت میں ہے۔

۸۔ **اُولٰئِکَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ** وہی لوگ ہدایت پر ہیں، اپنے رب کی طرف سے، مبتدا، ضمیر ہے، اور خبر مرکب جرّی۔

۹۔ مَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ : وہ مومن نہیں ہیں۔مبتدا سے پہلے ' مَا ' نفی (نہیں) آیا ہے،ایسی صورت میں خبر سے پہلے ایک زائد بِ لائی جاتی ہے۔

۱۰۔ اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ :ہم تو صرف اصلاح کرنے والے ہیں۔ اِنَّمَا :کلمہ تَخصِيص ہے،جس کے معنے ہیں صرف،محض

۱۱۔ اَلاَ اِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَاءُ آگاہ رہو، وہی لوگ بیوقوف ہیں۔ سُفِيْهٌ کی جمع مکسر سُفَهَاء ہے۔اَلاَ (خبردار ،آگاہ رہو) حرف تنبیہ ہے۔مبتدا (هُمْ) ہے اور خبر (اَلْسُّفَهَاءُ) پر ال لگا ہوا ہے ، اس لیے مبتدا اور خبر کے درمیان ایک زائد ضمیر (هُمْ) لائی گئی ہے۔

۱۲۔ اَللّٰهُ مُحِيْطٌ بِالْكٰفِرِيْنَ : اللہ کافروں کو گھیرے میں لیے ہوئے ہے۔ مُحِيْطٌ احاطہ کرنے والا،گھیر لینے والا۔

۱۳۔ لَهُمْ فِيْهَآ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ : ان کے لیے اس(جَنَّت) میں پاکیزہ بیویاں ہوں گی،۔مبتدا (اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ) خبر کے بعد آیا ہے،اس لیے کہ خبر مرکب جرّی ہے۔ اَزْوَاجٌ جمع مکسر ہے، اس لیے اس کی صفت واحد مونث لائی گئی ہے۔ جمع مکسر کو عام طور پر واحد مونث کی طرح سمجھا جاتا ہے۔

سوالیہ جملہ بنانے کا طریقہ کار

کسی جملہ کو اگر سوالیہ جملہ بنانا ہو تو اس کے شروع میں '' اَ (کیا) یا هَلْ (کیا)' کا اضافہ کرتے ہیں۔ جب کسی جملہ پر اَ یا هَلْ داخل ہوتا ہے تو وہ صرف معنوی تبدیلی لاتے ہیں۔ان کی وجہ سے جملہ میں کوئی اعرابی تبدیلی نہیں آتی۔

مثلاً : (ا) أَزَيْدٌ صَالِحٌ (کیا زید نیک ہے؟) (۲) هَلُ الدَّرْسُ طَوِيْلٌ (کیا سبق طویل ہے)

مندرجہ ذیل الفاظ کے معنی یاد کریں اور ان کے نیچے دیئے ہوئے جملوں کا ترجمہ کریں:

سلسلۂ نمبر۔۷

ا۔ نَعَمْ ۔ ہا ، جی ہاں	۲۔ لَا ۔ نہیں،جی نہیں	۳۔ بَلٰى ۔ کیوں نہیں
۴۔ بَلْ ۔ بلکہ	۵۔ صَادِقٌ ۔ سچّا	٦۔ كَاذِبٌ ۔ جھوٹا
۷۔ سَاعَةٌ ۔ گھڑی	۸۔ اَلسَّاعَةُ ۔ قیامت	

مشق نمبر۔۷

۱۔ اَزَيْدٌ عَالِمٌ؟

۲۔ اِنَّ زَيْدًا عَالِمٌ

۳۔ مَا زَيْدٌ بِعَالِمٍ

۴۔ هَلِ الرَّجُلَانِ صَادِقَانِ

۵۔ مَاالرَّجُلَانِ صَادِقَيْنِ

۶۔ اِنَّ الرَّجُلَيْنِ صَادِقَانِ

۷۔ هَلِ الْمُعَلِّمُوْنَ صَادِقُوْنَ ؟

۸۔ بَلٰى ! اِنَّ الْمُعَلِّمِيْنَ صَادِقُوْنَ

۹۔ هَلِ الْمُعَلِّمَاتُ مُجْتَهِدَاتُ

۱۰۔ لَا!مَا الْمُعَلِّمَاتُ مُجْتَهِدَاتٍ

۱۱۔ اَلَيْسَ الْكَلْبُ جَالِسًا ؟

۱۲۔ نَعَمْ ! اِنَّ الْكَلْبَ جَالِسٌ

۱۳۔ لَا ! بَلِ الْكَلْبُ قَائِمٌ

عربی میں ترجمہ کرو

(۱) کیا محمود جھوٹا ہے؟

(۲) جی ہاں! محمود یقیناً جھوٹا ہے۔

(۳) کیا حامد سچّا نہیں ہے؟

(۴) جی ہاں! حامد سچّا نہیں ہے۔

(۵) بلکہ حامد جھوٹا ہے۔

(۶) کیا قیامت قریب ہے؟

(۷) جی ہاں! یقناً قیامت قریب ہے۔

(۸) کیا دونوں بڑھئی سُست ہیں؟

(۹) جی نہیں دونوں بڑھئی سُست نہیں ہے۔

(۱۰) جی ہا! یقناً دونوں بڑھئی سُست ہے۔

(۱۱) کیا دونوں بچّیاں سچّی ہیں؟

(۱۲) بے شک دونوں بچّیاں سچّی ہیں۔

(۱۳) کیا استانیاں بیٹھی ہیں؟

(۱۴) جی ہاں! بے شک استانیاں بیٹھی ہیں۔

(۱۵) استانیاں بیٹھی نہیں ہیں بلکہ استانیاں کھڑی ہیں۔

﴿ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهِ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ
نَشْهَدُ أَن لَا اِلٰهَ اِلَّا أَنْتَ نَسْتَغْفِرُكَ وَ نَتُوْبُ اِلَيْكَ ﴾

جملہ اسمیہ (ت)

۱۔ گذشتہ تین اسباق میں ہم نے جملہ اسمیہ کے مختلف قواعد سمجھ لئے اور ان کی مشق کرلی۔ ابتک ہم نے جتنے جملوں کی مشق کی ہے ان میں خاص بات یہ تھی کہ تمام جملوں میں مبتدا اور خبر دونوں مفرد تھے، لیکن ہمیشہ ایسا نہیں ہوتا بلکہ کبھی کبھی مبتدا اور خبر مفرد کے بجائے مرکب ناقص ہوتے ہیں۔

۲۔ اس سلسلہ میں پہلی صورت یہ ممکن ہے کہ مبتدا مرکب ناقص ہو اور خبر مفرد ہو۔ مثلاً: اَلرَّجُلُ الطَّیِّبُ۔حَاضِرٌ (اچھا مرد حاضر ہے) اس مثال پر غور کریں کہ اَلرَّجُلُ الطَّیِّبُ مرکب توصیفی ہے اور مبتدا ہے جب کہ خبر حَاضِرٌ مفرد ہے۔

۳۔ دوسری صورت یہ ممکن ہے کہ مبتدا مفرد ہو اور خبر مرکب ناقص ہو۔مثلاً: زَیْدٌ۔رَجُلٌ طَیِّبٌ (زید ایک اچھا مرد ہے) اس مثال میں زَیْدٌ مبتدا ہے اور مفرد ہے جبکہ خبر رَجُلٌ طَیِّبٌ مرکب توصیفی ہے۔

۴۔ تیسری صورت یہ بھی ممکن ہے کہ مبتدا اور خبر دونوں مرکب ناقص ہوں۔مثلاً: زَیْدُنِ الْعَالِمُ رَجُلٌ طَیِّبٌ (عالم زید ایک اچھا مرد ہے) اس مثال میں زَیْدُنِ الْعَالِمُ مرکب توصیفی ہے اور مبتدا جبکہ خبر رَجُلٌ طَیِّبٌ بھی مرکب توصیفی ہے۔

۵۔ اب ایک بات اور بھی ذہن نشین کرلیں۔کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ مبتدا ایک سے زائد ہوتے ہیں اور ان کی جنس مختلف ہوتی ہے۔ مثلاً: ہم کہتے ہیں : درزی اور درزن دونوں سچے ہیں: اس جملہ میں سچے ہونے کی جو خبر دی جارہی ہے وہ درزی اور درزن دونوں کے متعلق ہے۔ چنانچہ دونوں مبتدا ہیں اور ان میں سے ایک مذکر ہے جب کہ دوسرا مؤنث ہے۔ ہم پڑھچکے ہیں کہ عدد اور جنس کے لحاظ سے خبر مبتدا کے تابع ہوتی ہے۔ اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ اس جملہ کا عربی ترجمہ کرتے وقت خبر کا ترجمہ صیغہ مذکر میں کریں یا مؤنث میں ! ایسی صورت میں اصول یہ ہے کہ مبتدا اگر ایک سے زائد ہوں اور مختلف جنس ہوں تو خبر مذکّر آئے گی۔ چنانچہ مذکورہ بالا جملہ کا ترجمہ ہوگا اَلْـخَیَّاطُ وَ الْخَیَّاطَةُ صَادِقَانِ اب نوٹ کرلیں کہ خبر صَادِقَانِ مذکر ہونے کے ساتھ تثنیہ کے صیغے ہیں آئی ہے۔ اسلئے کہ مبتدا دو ہیں۔ مبتدا اگر دو سے زیادہ ہوتے تو پھر خبر جمع کے صیغے میں آتی ہے۔

۶۔ مندرجہ ذیل الفاظ کے معنٰی یاد کریں اور ان کے نیچے دیئے ہوئے جملوں کا ترجمہ کریں۔

سلسلۂ نمبر۔۹

۱۔ رَجِیْمٌ ۔ دھتکارا ہوا	۲۔ ضَلٰلٌ ۔ گمراہی	۳۔ حَمِیْمٌ ۔ گرم جوش
۴۔ فِتْنَةٌ ۔کسوٹی۔آزمائش	۵۔ عَبْدٌ (ج عِبَادٌ) ۔ بندہ،غلام	۶۔ صَدَقَةٌ ۔ صدقہ
۷۔ شَهْرٌ ۔ مہینہ	۸۔ كِذْبٌ۔كَذِبٌ ۔ جھوٹ	۹۔ قَرِيْبٌ ۔ قریب
۱۰۔ صِدْقٌ۔ سچائی	۱۱۔ شَاةٌ ۔ بکری	۱۲۔ فِيْلٌ ۔ ہاتھی
۱۳۔ قَدِيْمٌ ۔پرانا	۱۴۔ جَدِيْدٌ ۔ نیا	۱۵۔ سِرَاجٌ ۔ چراغ

مشق نمبر۔۹

۱۔ اَلشَّيْطٰنُ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ

۲۔ اِنَّ الشَّيْطٰنَ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ

۳۔ لَيْسَ الشَّيْطٰنُ وَ لِيًّا حَمِيْمًا

۴۔ الشِّرْكُ ضَلٰلٌ مُّبِنٌ

۵۔ اِنَّ الشِّرْكَ ظُلْمٌ عَظِيْمٌ

۶۔ مَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ

۷۔ اَلْقُرْاٰنُ كِتَابٌ مُّنِيْرٌ

۸۔ اِنَّ اللّٰهَ مُحِيْطٌ

۹۔ هَلِ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ خَيْرٌ

۱۰۔ نِعْمَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ خَيْرٌ

۱۱۔ لَيْسَ الْقَتْلُ اِثْمًا صَغِيْرًا

۱۲۔ اِنَّ الْقَتْلَ اِثْمٌ كَبِيْرٌ

۱۳۔ اَلْفِيْئَةُ الْكَثِيْرَةُ وَ الْفِيْئَةُ الْقَلِيْلَةُ حَاضِرَتَانِ

۱۴۔ اَمَحْمُوْدٌ مُعَلِّمٌ مُجْتَهِدٌ

۱۵۔ لَا مَا مَحْمُوْدٌ مُعَلِّمٍ مُجْتَهِدٍ

۱۶۔ اَلصَّبْرُ الْجَمِيْلُ فَوْزٌ كَبِيْرٌ

۱۷۔ هَلِ الْمُعَلِّمَاتُ الْمُجْتَهِدَاتُ قَاعِدَاتٌ

۱۸۔ مَا الْمُعَلِّمَاتُ الْمُجْتَهِدَاتُ قَاعِدَاتٍ

۱۹۔ اِنَّ الْمُعَلِّمَاتِ الْمُجْتَهِدَاتِ قَاعِدَاتٌ

۲۰۔ مُحَمَّدٌ ﷺ سِرَجٌ مُنِيْرٌ

عربی میں ترجمہ کریں

۱۔ کیا بھلی بات صدقہ ہے؟

۲۔ یقیناً بھلی بات صدقہ ہے۔

۳۔ کیا فتح قریب ہے؟

۴۔ نہیں فتح قریب نہیں ہے۔

۵۔ صبر جمیل چھوٹی کامیابی نہیں ہے؟

۶۔ بے شک صبر جمیل ایک بڑی کامیابی ہے۔

۷۔ کیا جھوٹ چھوٹا گناہ ہے!

۸۔ بے شک جھوٹ ایک کھلی گمراہی ہے۔

۹۔ جھوٹ چھوٹا گناہ نہیں ہے۔

۱۰۔ کیا جھوٹا دوست کھلا دشمن ہے؟

۱۱۔ بے شک جھوٹا دوست کھلا دشمن ہے۔

۱۲۔ گرم جوش دوست ایک نعمت ہے۔

۱۳۔ کیا سچائی ایک خیرِ کثیر ہے؟

۱۴۔ یقیناً سچائی خیرِ کثیر ہے۔

۱۵۔ کیا قتل کوئی بڑا گناہ ہے؟

۱۶۔ بے شک شیطان دھتکارا ہوا ہے۔

۱۷۔ کیا دونوں لڑکے حاضر ہیں؟

۱۸۔ بے شک دونوں لڑکے حاضر ہیں۔

۱۹۔ جی نہیں! دونوں لڑکے حاضر نہیں ہیں۔

۲۰۔ کیا محنتی درزنیں سچّی ہیں؟

۲۱۔ یقیناً محنتی درزنیں سچّی ہیں۔

۲۲۔ سچّی درزنیں محنتی نہیں ہیں۔

۲۳۔ کیا ہاتھی عظیم حیوان ہے؟

۲۴۔ کیوں نہیں یقیناً ہاتھی عظیم حیوان ہے۔

ضمائر مرفوعه منفصله (Independent)

	جنس	واحد	تثنیہ	جمع
غائب	مزکّر	هُوَ (وہ ایک مرد)	هُمَا (وہ دو مرد)	هُمْ (وہ بہت سے مرد)
	مؤنث	هِيَ (وہ ایک عورت)	هُمَا (وہ دو عورتیں)	هُنَّ (وہ بہت سی عورتیں)
مخاطب	مزکّر	اَنْتَ (تو ایک مرد)	اَنْتُمَا (تم دو مرد)	اَنْتُمْ (تم بہت سے مرد)
	مؤنث	اَنْتِ (تو ایک عورت)	اَنْتُمَا (تم دو عورتیں)	اَنْتُنَّ (تم بہت سی عورتیں)
متکلّم	مزکّر و مؤنث	اَنَا (میں ایک)	نَحْنُ (ہم دو)	نَحْنُ (ہم بہت سے)

ان ضمیروں کے متعلق چند باتیں ذہن نشین کرلیں :

(ا) ضمیریں معرفہ ہوتی ہیں۔ اس لئے اکثر جملوں میں یہ مبتدا کے طور پر بھی آتی ہیں۔ مثلاً : هُوَرَجُلٌ صَالِحٌ (وہ ایک نیک مرد ہے) هُنَّ نَسَاءٌ صَالِحَاتٌ (وہ نیک عورتیں ہیں)۔

(۲) یہ نوٹ کرلیں کہ یہ تمام ضمیریں مبنی ہیں اور چونکہ اکثر یہ مبتدا کے طور پر آئی ہیں اس لئے انہیں مرفوع یعنی حالت رفع میں فرض کر لیا گیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کا نام ضمایٔر مرفوعہ ہے۔

(۳) ضمیریں کسی لفظ کے ساتھ ملا کر یا متّصل کر کے نہیں لکھی جاتیں بلکہ ان کی لکھائی اور تلفظ علیحدہ اور مستقل ہے۔ اسلئے ان کو ضمایٔر منفصلہ بھی کہتے ہیں۔

(۴) ضمیر اَنَا کو پڑھتے اور بولتے وقت الف (ا) کے بغیر یعنی اَنَ پڑھتے ہیں۔

(۵) پہلے ہم نے پڑھ چکے ہیں کہ خبر عموماً نکرہ ہوتی ہے۔ اب اس قاعدے کے دو اثتسناء سمجھ لیں کہ جب خبر معرفہ بھی آسکتی ہے۔ (۱) پہلا اثتسناء یہ ہے کہ خبر اگر کوئی اسم صفت نہیں ہے تو وہ معرفہ ہوسکتی ہے۔ مثلاً : اَنَایُوْسُفُ (میں یوسف ہوں) (۲) دوسرا اثتسناء یہ ہے کہ خبر اگر اسم صفت ہو اور کسی ضرورت کے تحت اسے معرفہ لانا مقصود ہو تو مبتدا اور خبر کے درمیان متلقہ ضمیر فاعل لے آتے ہیں۔ جیسے: اَلرَّجُلُ هُوَالصَّالِحُ (مرد نیک ہے) کبھی جملہ میں تاکیدی مفہوم پیدا کرنے کے لئے بھی یہ انداز اختیار کیا جاتا ہے چنانچہ مذکورہ جملہ کا یہ بھی ترجمہ ممکن ہے کہ؛ مرد ہی نیک ہے؛ اس طرح سے اَلرّجُلُ هُمُ الصَّالِحُوْنَ یعنی مرد نیک ہیں. یا مرد ہی نیک ہیں۔

(٦) مندرجہ ذیل الفاظ کے معنٰی یاد کریں اور ان کے نیچے دیئے ہوئے جملوں کا ترجمہ کریں :

سلسلۂ نمبر۔۱۰

۱۔ خَادِمٌ ۔ خادم۔نوکر	۲۔ مَبْسُوْطٌ ۔ خوشدل	۳۔ ضَخِيْمٌ ۔ بڑی جسامت والا
۴۔ جَدًّا ۔ بہت ہی	۵۔ لٰكِنْ ۔ لیکن	٦۔ مَوْعَظَةٌ ۔ دعظ نصیحت
۷۔ نَافِعٌ ۔ نفع بخش		

مشق نمبر۔۱۰

۱۔ اَلْخَادِمَانِ الْمُبْسُوْطَانِ حَاضِرَانِ وَ هُمَا مُجْتَهِدَانِ

۲۔ اِنَّ الْاَرْضَ وَ السَّمٰوٰتِ مَخْلُوْقَاتٌ وَ هُنَّ اٰيٰتٌ بَيِّنٰتٌ

۳۔ اِنَّ الشِّرْکَ ضَلٰلٌ مُّبِيْنٌ وَ هُوَ ظُلْمٌ عَظِيْمٌ

۴۔ اَ اَنْتَ اِبْرَاهِيْمُ ؟

۵۔ مَا اَنَا اِبْرَاهِيْمُ ! بَلْ اَنَا مُحْمُوْدٌ

٦۔ هَلْ زَيْنَبُ مُعَلِّمَةٌ كَسْلَانَةٌ

٧۔ لَا مَا هِيَ مُعَلِّمَةً كَسْلَانَةً بَلْ هِيَ مُعَلِّمَةٌ مُجْتَهِدَةٌ

٨۔ هَلِ الْإِسْلَامُ دِيْنٌ حَقٌّ ؟

٩۔ بَلٰى ! وَهُوَ صِرَاطٌ مُسْتَقِيْمٌ

١٠۔ الدَّرْسُ سَهْلٌ لٰكِنْ هُوَ طَوِيْلٌ

١١۔ اَلَيْسَ الْفِيْلُ حَيْوَانًا ضَخِيْمًا

١٢۔ بَلٰى ! هُوَ حَيْوَانٌ ضَخِيْمٌ جِدًّا

١٣۔ اَ اَنْتُمْ خَيَّاطُوْنَ؟

١٤۔ مَا نَحْنُ بِخَيَّاطِيْنَ بَلْ نَحْنُ مُعَلِّمُوْنَ

١٥۔ اِنَّ الْمَرْءَ تَيْنِ الصَّالِحَتَيْنِ جَالِسَتَانِ

١٦۔ اِنَّ الْمُعَلِّمِيْنَ وَ الْمُعَلِّمَاتِ مَبْسُوْطُوْنَ لٰكِنْ مَا هُمْ بِمُجْتَهِدِيْنَ

عربی میں ترجمہ کریں

(۱) اچھی نصیحت صدقہ ہے اور بہت ہی مقبول ہے۔

(۲) سچائی اور بھلی بات شاندار کامیابیاں ہیں اور وہ خیر کثیر ہیں۔

(۳) کیا تم لوگ کھلاڑی ہو؟

(۴) ہم لوگ کھلاڑی نہیں ہیں بلکہ ہم خوشدل اساتذہ ہیں۔

(۵) کیا زمین اور سورج دو واضح نشانیاں نہیں ہیں؟

(۶) کیوں نہیں! وہ دونوں کھلی نشانیاں ہیں اور وہ مخلوقات ہیں۔

(۷) کیا خوشدل استانیاں محنتی نہیں ہیں!

(۸) کیوں نہیں! وہ خوشدل اور وہ محنتی ہیں۔

(۹) کیا شرک اور قتل گناہ کبیرہ نہیں ہیں!

(۱۰) یقیناً شرک اور قتل گناہ کبیرہ ہیں اور یہ دونوں ظلم عظیم ہیں۔

(۱۱) کیا بکری ایک چوٹا جانور نہیں ہے!

(۱۲) بے شک بکری ایک چھوٹا جانور ہے لیکن وہ بہت نفع بخش ہے۔

(۱۳) کیا وہ استاد یوسف نہیں؟

(۱۴) وہ یوسف ہے ، لیکن وہ استاد نہیں ہے۔

(۱۵) وہ استانیاں کھڑی یا بیٹھی ہیں۔

(۱۶) وہ کھڑی نہیں بلکہ بیٹھی ہیں۔

﴿ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهِ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ
نَشْهَدُ أَن لَا اِلٰهَ اِلَّا أَنْتَ نَسْتَغْفِرُكَ وَ نَتُوْبُ اِلَيْكَ ﴾

۲۔ مُرکّب اِضافی (حِصّہ اوّل)

۱۔ دو اسموں کا ایسا مرکب جس میں ایک اسم کو دوسرے اسم کی طرف نسبت دی گئی ہو وہ مرکب اضافی کہلاتا ہے۔ جیسے اردو میں ہم کہتے ہیں، " لڑکے کی کتاب" اس میں کتاب کو لڑکے کی طرف نسبت دی گئی ہے جو یہاں ملکیت ظاہر کر رہی ہے۔ اس لئے یہ مرکب اضافی ہے۔

۲۔ جس اسم کو کسی کی طرف نسبت دی جاتی ہے اسے " مضاف" کہتے ہیں مذکورہ بالا مثال میں کتاب کو نسبت دی گئی ہے۔ اس لئے یہاں کتاب مضاف ہے اور جس اسم کی طرف کوئی نسبت دی جاتی ہے اسے " مضاف اِلَیہ " کہتے ہیں۔ مذکورہ مثال میں لڑکے کی طرف نسبت دی گئی ہے۔ اس لئے یہاں لڑکا مضاف اِلَیہ ہے۔

۳۔ عربی میں مضاف پہلے آتا ہے اور مضاف اِلَیہ بعد میں آتا ہے۔ جبکہ اردو میں اس کے برکس ہوتا ہے۔ جس کا ترجمہ میں خیال کرنا پڑتا ہے۔ مذکورہ مثال پر غور کریں:" لڑکے کی کتاب" اس میں لڑکا جو مضاف اِلَیہ ہے پہلے آیا ہے اور کتاب جو مضاف ہے بعد میں آئی ہے۔ اب چونکہ عربی میں مضاف پہلے آتا ہے اس لئے ترجمہ کرتے وقت پہلے کتاب کا ترجمہ ہوگا جو مضاف ہے اور لڑکے کا ترجمہ بعد میں ہوگا جو مضاف اِلَیہ ہے۔ چنانچہ ترجمہ کِتَابُ الْوَلَدِ ہوگا۔

۴۔ گزشتہ اسباق میں ہم پڑھ آئے ہیں کہ اسم اگر نکرہ ہو تو اکثر اس پر تنوین آتی ہے جیسے کِتَابٌ۔ اور جب اس پر لام تعریف داخل ہوتا ہے تو تنوین ختم ہو جاتی ہے۔ جیسے: اَلْكِتَابُ۔ اب ذرا مذکورہ مثال میں لفظ " کِتَابُ " پر غور کریں۔ نہ تو اس پر لام تعریف ہے اور نہ ہی تنوین ہے بس یہی خصوصیت مضاف کی ایک آسان پہچان ہے اور مرکب اضافی کا پہلا قاعدہ یہی ہے کہ مضاف پر تو کبھی لام تعریف آ سکتا ہے اور نہ ہی کبھی تنوین آ سکتی ہے۔

۵۔ مرکب اضافی کا دوسرا اصول یہ ہے کہ مضاف اِلَیہ ہمیشہ حالتِ جرّ میں ہوتا ہے۔ مذکورہ مثال کِتَابُ الْوَلَدِ میں دیکھیں " اَلْوَلَدِ" حالت جرّ میں ہے جس کا ترجمہ تھا : لڑکے کی کتاب: یہی اگر " کِتَابُ وَلَدٍ" ہوتا تو ترجمہ ہوتا " کسی لڑکے کی کتاب" مرکب اضافی کے کچھ اور بھی قواعد ہیں جن کا ہم حسب ضرورت مطالعہ کریں گے۔ لیکن آگے پڑھنے سے پہلے مناسب ہے کہ پہلے ہم ان دو قواعد کی مشق کر لیں۔

مندرجہ ذیل الفاظ کے معنی یاد کریں اوران کے نیچے دیئے ہوئے جملوں کا ترجمہ کریں :

نوٹ: آنے والی تمام مشقوں میں خط کشیدہ جملے قرآن حکیم سے لیے گئے ہیں، اور جن جملوں کے آخر میں علامت (ح) درج ہے ان کا انتخاب احادیث سے کیا گیا ہے۔

سلسلۂ نمبر۔۱۱

۱۔ لَبَنٌ ۔ دودھ　　۲۔ مَخَافَةٌ ۔ خوف　　۳۔ فَرِيْضَةٌ ۔فرض

۴۔ اِطَاعَةٌ ۔ اطاعت　　۵۔ بَقَرٌ ۔ گائے　　۶۔ شَاةٍ ۔ بکری

مشق نمبر۔۱۱

۱۔ كِتٰبُ اللّٰهِ　　۲۔ نِعْمَةُ اللّٰهِ

۳۔ طَلَبُ الْعِلْمِ　　۴۔ طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ (ح)

۵۔ لَحْمُ شَاةٍ　　۶۔ لَبَنُ بَقَرٍ

۷۔ لَبَنُ الْبَقَرِ و لَحْمُ الْشَاةِ طَيِّبَانِ　　۸۔ رَسُوْلُ اللّٰهِ

۹۔ رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ وَ رَبُّ الْمَغْرِبَيْنِ

عربی میں ترجمہ کریں

۱۔ اللہ کا خوف　　۲۔ اللہ کا عذاب

۳۔ ہاتھی کا سر　　۴۔ کسی ہاتھی کا سر

۵۔ ایک کتاب کا سبق　　۶۔ اللہ کا خوف نعمت ہے۔

۷۔ اللہ کا عذاب شدید ہے۔　　۸۔ بے شک اللہ مشرقوں اور مغربوں کا رب ہے۔

۹۔ کسی مومن کی دعا مقبول ہے۔　　۱۰۔ رسول کی اطاعت اور والدین کی اطاعت

﴿ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِمدِهِ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ
نَشْهَدُ أَن لَا اِلٰهَ اِلَّا أَنْتَ نَسْتَغْفِرُكَ وَ نَتُوبُ اِلَيْكَ ﴾

۲۔ مُرکّب اضافی (حصّہ دوم)

۱۔ اب تک ہم نے کچھ سادہ مرکب اضافی کی مشق کر لی ہے۔ لیکن تمام مرکّب اضافی اتنے سادہ نہیں ہوتے ہیں بلکہ بعض میں ایک سے زیادہ مضاف اور مضاف الیہ آتے ہیں مثلاً : اس جملہ پر غور کریں "وزیر کے مکان کا دروازہ" اس میں دروازہ "مضاف" ہے جس کا مضاف الیہ مکان ہے لیکن مکان خود بھی مضاف ہے جس کا مضاف الیہ وزیر ہے۔
اب اس کا ترجمہ کرتے وقت یہ بات ذہن میں رکھیں کہ مرکّب توصیفی کی طرح مرکّب اِضافی کا بھی الٹا ترجمہ کرنا ہوتا ہے۔اس لئے سب سے آخری لفظ " دروازہ " کا سب سے پہلے ترجمہ کرنا ہے اور یہ چونکہ مضاف ہے اسلئے اس پر نہ تو لام تعریف آ سکتا ہے اور نہ ہی تنوین۔ چنانچہ اس کا ترجمہ ہوگا " بَابُ " اس کے بعد درمیانی لفظ " مکان " کا ترجمہ کرنا ہے۔ یہ بَابُ کا مضاف الیہ ہے اس لئے حالتِ جرّ میں ہوگا لیکن ساتھ ہی یہ وزیر کا مضاف بھی ہے اس لئے اس پر نہ تو لام تعریف داخل ہو سکتا ہے اور نہ ہی تنوین آ سکتی ہے۔ چنانچہ اس کا ترجمہ ہوگا " بَیۡتِ " اس طرح جملے کا ترجمہ ہوگا " بَابُ بَیۡتِ الۡوَزِیۡرِ"۔

۲۔ جیسا کہ ہم پڑھ آئے ہیں کہ غیر منصرف اسماء حالت جرّ میں زیر قبول نہیں کرتے اس قاعدے کا پہلا استثناء ہم نے پڑھا کہ غیر منصرف اسم جب معرّف باللّام ہو تو حالت جرّ میں زیر قبول کرتا ہے۔ اب دوسرا استثناء بھی سمجھ لیں۔ کوئی غیر منصرف اسم اگر مضاف ہو تو حالتِ جرّ میں زیر قبول کرتا ہے۔ جیسے: " اَبۡوَابُ مَسَاجِدِاللّٰہِ " (اللہ کی مسجدوں کے دروازے) اب دیکھیں مَسَاجِدُ غیر منصرف ہے۔ اس مثال میں وہ لفظ اللہ کا مضاف ہے اس لئے اس پر لام تعریف نہیں آ سکتا اور ابواب کا مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے اس نے زیر قبول کی۔

۳۔ مندرجہ ذیل الفاظ کے معنی یاد کریں اور ان کے نیچے دیئے ہوئے مرکبات اور جملوں کا ترجمہ کریں:

سلسلۂ نمبر ۱۲

۱۔ حِکۡمَۃٌ ۔ دانائی	۲۔ صَیۡدٌ ۔ شکار	۳۔ بَرٌّ ۔ خشکی
۴۔ بَحۡرٌ ۔ سمندر	۵۔ مِرۡاٰۃٌ ۔ آئینہ	۶۔ ظِلٌّ ۔ سایہ
۷۔ سَوۡطٌ ۔ کوڑا	۸۔ ظَالِمٌ ۔ ظالم	۹۔ ضَوۡءٌ ۔ روشنی
۱۰۔ طَعَامٌ ۔ کھانا	۱۱۔ زَھۡرٌ ۔ کوئی پھول	۱۲۔ وَرۡدٌ ۔ گلاب
۱۳۔ مٰلِكٌ ۔ مالک	۱۴۔ یَوۡمُ الدِّیۡنِ ۔ بدلے کا دن	۱۵۔ حُبٌّ ۔ محبت
۱۶۔ طَیِّبٌ ۔ پاک	۱۷۔ جَزَاءٌ ۔ جزا۔بدلہ	۱۸۔ حَرۡثٌ ۔ کھیت

مشق نمبر۔۱۲

۱۔ بَابُ بَيْتِ غُلَامِ الْوَزِيْرِ
۲۔ طَالِبَاتُ مَدْرَسَةِ الْبَلَدِ
۳۔ لَحْمُ صَيْدِ الْبَرِّ
۴۔ حَجُّ بَيْتِ اللّٰهِ
۵۔ رَأْسُ الْحِكْمَةِ مَخَافَةُ اللّٰهِ (ح)
۶۔ مُعَلِّمَاتُ مَدْرَسَةِ الْبَلَدِ نِسَاءٌ مُسْلِمَاتٌ
۷۔ اَلْمُسْلِمُ مِرْاٰةُ الْمُسْلِمِ (ح)
۸۔ اِنَّ السُّلْطَانَ الْعَادِلَ ظِلُّ اللّٰهِ (ح)
۹۔ نَصْرُاللّٰهِ قَرِيْبٌ
۱۰۔ طَعَامُ فُقَرَاءِ الْمَسَاجِدِ طَيِّبٌ

عربی میں ترجمہ کریں

۱۔ اللہ کے عذاب کا کوڑا
۲۔ اللہ کے دوستوں کی دعا
۳۔ اللہ کے رسولؐ کی دعا
۴۔ ایک سمندر کے شکار کا گوشت
۵۔ اللہ کے رسولؐ کی بیٹی کی دعا
۶۔ دوزخ کے عذاب کا خوف
۷۔ ظالم بادشاہ اللہ کے عذاب کا کوڑا ہے
۸۔ لڑکے کا نام محمود ہے
۹۔ زمین اور آسمانوں کا نور
۱۰۔ پھول کی خوشبو اور گلاب کی خوشبو دونوں اچھی ہیں
۱۱۔ اللہ زمین اور آسمانوں کے غیب کا عالم ہے
۱۲۔ اللہ بدلے کے دن کا مالک ہے
۱۳۔ رسولؐ کی اطاعت اللہ کی اطاعت ہے
۱۴۔ اللہ کے بندوں کی نصیحت صدقہ ہے
۱۵۔ اللہ کی مسجدوں کے علماء نیک ہیں
۱۶۔ خواہشات کی محبت گمراہی ہے
۱۷۔ مومن کا دل اللہ کا گھر ہے
۱۸۔ اولاد اور مال کی محبت آزمائش ہیں
۱۹۔ احسان کا بدلہ احسان ہے
۲۰۔ اچھی نصیحت آخرت کی کھیتی ہے
۲۱۔ مدرسہ کے استاد کی نصیحت ایک اچھی نصیحت ہے

﴿سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهِ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ
نَشْهَدُ أَن لَا اِلٰهَ اِلَّا أَنْتَ نَسْتَغْفِرُكَ وَ نَتُوْبُ اِلَيْكَ﴾

۲۔ مُرکب اضافی (حصّہ سوّم)

۱۔ جُملہ اسمیہ (ضمائر) میں ہم نے ضمیروں کے استعمال کی ضرورت اور افادیت کو سمجھنے کے ساتھ ان کا استعمال بھی سمجھ لیا تھا۔ اب ان سے کچھ مختلف ضمیروں کا استعمال ہم نے اس سبق میں سیکھنا ہے۔ اس کے لئے اس جملہ پر غور کریں" وزیر کا مکان اور وزیر کا باغ " اس جملہ میں اسم "وزیر کی تکرار بُری لگتی ہے" اس لئے اس بات کی ادائیگی کا بہتر انداز یہ ہے۔ " وزیر کا مکان اور اس کا باغ"۔ اسی طرح ہم کہتے ہیں " بچّی کی استانی اور اس کا اسکول" عربی میں ایسے مقامات پر جو ضمیریں استعمال ہوتی ہیں۔ ان میں بھی غائب، مخاطب اور متکلّم کے علاوہ جنس اور عدد کے تمام صیغوں کا فرق نسبتاً زیادہ واضح ہے۔ اب ان ضمیروں کو یاد کرلیں۔

۲۔ ضمایُر مجرورہ متّصلہ (Dependent)

	جنس	واحد	تثنیہ	جمع
غائب	مذکّر	ہٗ، ہُ اُس (ایک مرد) کا	هُمَا اُن (دو مردوں) کا	هُمْ اُن (سب مردوں) کا
	مؤنث	هَا اُس (ایک عورت) کا	هُمَا اُن (دو عورتوں) کا	هُنَّ اُن (سب عورتوں) کا
مخاطب	مذکّر	كَ تیرا (ایک مرد)	كُمَا تم دونوں (مردوں) کا	كُمْ تم سب (مردوں) کا
	مؤنث	كِ تیرا (ایک عورت)	كُمَا تم دونوں (عورتوں) کا	كُنَّ تم سب (عورتوں) کا
متکلّم	مذکّر و مؤنث	ی میرا	نَا ہمارا	نَا ہمارا

۳۔ ان ضمیروں کا استعمال سمجھنے کے لئے اوپر دی گئی مثالوں کا ترجمہ کریں۔ پہلے جملہ کا ترجمہ ہوگا " بَيْتُ الْوَزِيْرُ وَ بُسْتَانُهٗ " اور دوسرے جملہ کا ترجمہ ہوگا " مُعَلِّمَةُ الطِّفْلَةِ وَ مَدْرَسَتُهَا "۔ اب ان مثالوں پر ایک مرتبہ پھر غور کریں۔دیکھیں " بُسْتَانُهٗ " اس کا باغ اصل میں تھا " وزیر کا باغ "۔ اس سے معلوم ہوا کے یہاں ہٗ کی ضمیر وزیر کے لئے آئی ہے جو اس جملہ میں مضاف الیہ ہے۔ اسی طرح " مَدْرَسَتُهَا " اس کا مدرسہ اصل میں تھا " بچّی کا مدرسہ"۔ چناچہ یہاں هَا کی ضمیر بچّی کے لئے آئی ہے اور وہ بھی مضاف الیہ ہے۔ اس طرح معلوم ہوا کہ یہ ضمیریں زیادہ تر مضاف الیہ بن کر آتی ہیں اور مضاف الیہ چونکہ ہمیشہ حالت جرّ میں ہوتا ہے اس لئے ان ضمائر کو حالتِ جرّ میں فرض کرلیا گیا ہے یہی وجہ ہے کہ ان کا نام ضمائر مجرورہ ہے۔

۴۔ دوسری بات یہ سمجھ لیں کہ یہ ضمیریں زیادہ تر اپنے مضاف کے ساتھ ملا کر لکھی جاتی ہیں۔ جیسے: " رَبُّهٗ " (اس کا رب) "رَبُّکَ " (تیرا رب) " رَبِّی " (میرا رب) " رَبُّنَا " (ہمارا رب) وغیرہ۔ یہی وجہ ہے کہ ان کا نام ضمائر متّصلہ بھی ہے۔

۵۔ ایک بات اور ذہین نشین کر لیں۔" اَبٌ " (باپ) " اَخٌ " (بھائی) " فَمٌ " (منہ) " ذُوٌ " (والا۔صاحب) یہ الفاظ جب مضاف بن کر آتے ہیں تو مختلف اعرابی حالتوں میں ان کی صورتیں مندرجہ ذیل ہوں گی:

رفع	نصب	جرّ
اَبُوْ	اَبَا	اَبِیْ
اَخُوْ	اَخَا	اَخِیْ
فُوْ	فَا	فِیْ
ذُوْ	ذَا	ذِیْ

مثلاً ا۔ :اَبُوْهُ عَالِمٌ (اس کا باپ عالم ہے)۔ اِنَّ اَبَاهُ عَالِمٌ (بیشک اس کا باپ عالم ہے) کِتَابُ اَخِیْکَ جَدِیْدٌ (تیرے بھائی کی کتاب نئی ہے) اس ضمن میں دو باتیں اور یاد کر لیں۔ اوّل یہ کہ الفاظ اگر واحد متکلّم کی ضمیر یعنی " ی " کی طرف مضاف ہوں تو تینوں اعرابی حالت میں ان کی ایک ہی صورت ہوتی ہے یعنی " اَبِیْ " (میرا باپ)۔ " اَخِیْ " (میرا بھائی) " فَمِیْ " (میرا منہ) ۔ اسی لیے کہتے ہیں کہ یائے متکلّم اپنے مضاف کی رفع ، نصب کھا جاتی ہے

۲۔دوم یہ کہ لفظ ذُوْ ضمیر کی طرف مضاف نہیں ہوتا بلکہ اسم ظاہر کی طرف ہوتا ہے۔ مثلاً: ذُوْمَالٍ (صاحبِ مال۔مال والا) ذُامَالٍ۔ ذِیْ مَالٍ۔

٦۔ کسی مرکّب اضافی پر جب حرف ندا داخل ہوتا ہے تو وہ معنوی تبدیلی کے ساتھ اعرابی تبدیلی بھی لاتا ہے۔ اس بات کو سمجھنے کے لئے مناسب ہے کہ پہلے ہم حرفِ ندا اور مناٰدی کے متعلق چند باتیں سمجھ لیں۔ ہر زبان میں کسی کو پکارنے کے لئے کچھ الفاظ مخصوص ہوتے ہیں۔ انہیں حرف ندا کہتے ہیں اور جس کو پکارا جائے اسے مناٰدی کہتے ہیں۔ جیسے اردو میں ہم کہتے ہیں "اے بھائی" ، "اے لڑکے" ، اس میں "اے" حرف ندا ہے جبکہ "بھائی" اور "لڑکے" مناٰدی ہیں ۔ عربی میں زیادہ تر "یا" حرفِ ندا کے لئے استعمال ہوتا ہے اور مناٰدی کی مختلف قسموں ہیں جن کے اپنے قواعد ہیں۔ اس وقت ہم اپنی بات کو مناٰدی کی تین قسموں تک محدود رکھیں گے۔

۷۔ ایک صورت یہ ہے کہ مناٰدی مفرد لفظ ہو جیسے :زَیْدٌ یا رَجُلٌ اس پر جب حرف ندا داخل ہوتا ہے تو اسے حالتِ رفع میں ہی رکھتا ہے لیکن تنوین ختم کر دیتا ہے۔ چنانچہ یہ ہو جائے گا۔ یَا زَیْدُ (اے زید)، یَا رَجُلُ (اے مرد)۔

۸۔ دوسری صورت یہ ہے کہ مناٰدی معرّف باللّام ہو جیسے : اَلرَّجُلُ یا اَلطِّفْلَۃُ ان پر جب حرفِ ندا داخل ہوتا ہے تو مذکّر کے ساتھ اَیُّھَا اور مؤنث کے ساتھ اَیَّتُھَا کا اضافہ کیا جاتا ہے۔ جیسے:یَا اَیُّھَاالرَّجُلُ (اے مرد)، یَااَیَّتُھَا اَلطِّفْلَۃُ (اے بچّی)۔

۹۔ تیسری صورت یہ ہے کہ مناٰدی مرکّبِ اضافی ہو جیسے : عَبْدُاللّٰہِ ، عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ۔ ان پر جب حرفِ ندا داخل ہوتا ہے تو مضاف کو نصب دیتا ہے۔ جیسے :یَاعَبْدَاللّٰہِ ، یَاعَبْدَ الرَّحْمٰنِ ۔ بعض اوقات حرف ندا "یَا" کے بغیر صرف عَبْدَ الرَّحْمٰنِ آتا ہے تب بھی اسے مناٰدی مانا جاتا ہے۔ یہ اسلوب اردو میں بھی موجود ہے۔ اکثر ہم لفظ "اے" کے بغیر صرف "عَبْدَ الرَّحْمٰن ۔ ن۔ ن" کو ذرا کھینچ کر بولتے ہیں تو سننے والے سمجھ جاتے ہیں کہ اسے پکارا گیا ہے۔ اسی طرح عربی میں یا کے بغیر عَبْدَ الرَّحْمٰن نصب کے ساتھ ہو تو اسے مناٰدی سمجھا جاتا ہے۔ اسی لئے رَبَّنَا کا ترجمہ ہے " اے ہمارے رب"۔

سلسلۂ الفاظ نمبر۔۱۳

مندرجہ ذیل الفاظ کے معنی یاد کریں اور ان کے نیچے دیئے ہوئے جملوں کا ترجمہ کریں:

۱۔ سَیِّدٌ ۔ سردار۔ آقا	۲۔ خَصْمٌ / خَصِمٌ ۔ جھگڑالو
۳۔ قَاھِرٌ ۔ زبردست	۴۔ ھُدًی ۔ ہدایت
۵۔ لِسَانٌ ۔ زبان	۶۔ مِنْضَدَۃٌ۔ میز
۷۔ مُسْرِفٌ ۔فضول خرچ	۸۔ فَوْقَ ۔ (ہمیشہ مضاف آتا ہے) اوپر
۹۔ تَحْتَ ۔ (مضاف آتا ہے) نیچے	۱۰۔ مَا ۔ (استفہامیہ) کیا؟
۱۱۔ نُسُکٌ ۔ عبادت۔قربانی	۱۲۔ اُمٌّ ۔ ماں

مشق نمبر۔۱۳

۱۔ یَااَیُّھَاالرَّجُلُ ! مَااسْمُكَ ؟	۲۔ یَاسَیِّدِیْ ! اِسْمِیْ عَبْدُاللّٰہِ
۳۔ عَبْدُاللّٰہِ ! ھَلْ اَنْتَ خَیَّاطٌ اَوْنَجَّارٌ	۴۔ مَا اَنَاخَیَّاطًا اَوْنَجَّارًا یَا سَیِّدِیْ !

۵۔ بَلْ اَنَا بَوَّابٌ
۶۔ يَا اُسْتَاذُ ! دُرُوْسُ كِتَابِ الْعَرَبِيِّ سَهْلَةٌ جِدًا
۷۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ سَيِّدُ الْقَوْمِ خَادِمُهُمْ(ح)
۸۔ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُسْرِفُوْنَ
۹۔ اللّٰهُ رَبُّنَا
۱۰۔ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُوْنَ
۱۱۔ اَلْقُرْاٰنُ كِتَابُكُمْ وَ كِتَابُنَا
۱۲۔ اللّٰهُ عَالِمُ الْغَيْبِ وَ عِنْدَه، عِلْمُ السَّاعَةِ
۱۳۔ هُدَى اللّٰهِ هُوَالْهُدٰى
۱۴۔ اُمُّهٗ صِدِّيْقَةٌ
۱۵۔ عِنْدَنَا كِتَابٌ حَفِيْظٌ
۱۶۔ اَلْكِتَابُ فَوْقَ الْمِنْضَدَةِ
۱۷۔ كِتَابِىْ فَوْقَ مِنْضَدَتِكَ
۱۸۔ رَبُّنَا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ
۱۹۔ اِنَّ اللّٰهَ رَبِّىْ وَ رَبُّكُمْ

عربی میں ترجمہ کرو

(۱) عبدالرحمٰن ! کیاتمہارے پاس قیامت کاعلم ہے؟
(۲) نہیں میرے آقا! بلکہ وہ اللہ کے پاس ہےاوراس کے پاس الکتاب کاعلم ہے۔
(۳) اےلڑکے! اس (مؤنث) کانام کیاہے؟
(۴) کیاوہ تیری استانی ہے؟
(۵) جی نہیں! بلکہ وہ میری ماں ہے۔
(۶) کیاوہ تیری ماں عالمہ نہیں ہے۔
(۷) کیوں نہیں میرے جناب! وہ عالمہ ہےاوراس کاعلم بہت ہی نافع ہے۔
(۹) کیاوہ تیرے مدرسہ کے اساتذہ بیٹھے ہیں؟
(۱۰) جی نہیں! میرے مدرسہ کے اساتذہ بیٹھے نہیں ہیں بلکہ وہ مصروف ہیں۔
(۱۱) بے شک میری نماز اور میری قربانی اللہ کی دو بڑی نعمتیں ہیں۔
(۱۲) کیاتمہارارب غفور ہے؟
(۱۳) بےشک ہمارا رب رحیم غفور ہے۔
(۱۴) استاد اور استانی کا بچہ اور ان کی بچی بیٹھے ہیں؟
(۱۵) زینب کے دونوں ہاتھ صاف ہیں اور اس کے دونوں پیر میلے ہیں۔
(۱۶) فاطمہ کے پاس ایک خوبصورت قلم ہےاورتمہارے (جمع مؤنث) پاس کچھ نافع کتابیں ہیں؟
(۱۷) تمہاری زبان عربی ہے اور ہماری زبان ہندی ہے۔
(۱۸) آسمان سروں کے اوپر ہے۔
(۱۹) آسمان میرے سر کے اوپر ہے۔
(۲۰) میرا قلم کتاب کے نیچے ہے۔
(۲۱) ہماری کتابیں استاد کی میز کے نیچے ہے۔

۳۔ مُرکب جاری

۱۔ عربی میں کچھ حروف ایسے ہیں کہ جب وہ کسی اسم پر داخل ہوتے ہیں تو اسے حالتِ جرّ میں لے آتے ہیں۔ مثلاً: ان میں سے ایک حرف " مِنْ " ہے جس کے معنٰی ہیں "سے" ۔ یہ جب اَلْمَسْجِدُ پر داخل ہو گا تو ہم مِنَ الْمَسْجِدِ (مسجد سے) کہیں گے۔ ایسے حرف کو حرفِ جارّی کہتے ہیں اور ان کے کسی اسم پر داخل ہونے سے جو مرکّب وجود میں آتا ہے اسے مرکّب جاری کہتے ہیں۔ چنانچہ مذکورہ مثال میں " مِنْ " حرفِ جار ہے اور مِنَ الْمَسْجِدِ مُرکب جاری ہے۔

۲۔ آپ پڑھ چکے ہیں کہ صفت و موصوف مل کر مرکّب توصیفی اور مضاف و مضاف اِلَیہ مل کر مرکّب اضافی بنتا ہے۔ اسی طرح مرکّب جارّی میں حرف جار و مجرور مل کر مرکّب جارّی بنتا ہے۔

۳۔ اس سبق میں ہم مرکّب جارّی کے کوئی نئے قواعد نہیں پڑھیں گے بلکہ حروف جارّہ کے معنی یاد کریں گے اور ان کی مشق کریں گے۔ مشق کرتے وقت صرف یہ اصول یاد رکھیں کہ کوئی حرف جار جب کسی اسم پر داخل کریں تو اسے حالت جرّ میں لے آئیں۔ اس کے علاوہ گزشتہ اسباق میں اب تک آپ جو قواعد پڑھ چکے ہیں۔ انہیں ذہن میں تازہ کرلیں۔ اس لئے کہ مرکّب جارّی کی مشق کرتے وقت ان میں سے کسی کے اطلاق کی ضرورت پڑسکتی ہے۔

۴۔ مندرجہ ذیل حروف جارّہ کے معانی یاد کریں:۔

حروف	معنٰی	مثالیں
بِ	میں، سے، کو، ساتھ	بِرَجُلٍ (ایک مرد کے ساتھ) بِالْقَلَمِ (قلم سے)
فِيْ	میں	فِيْ بَيْتٍ (کسی گھر میں) فِيْ الْبُسْتَانِ (باغ میں)
عَلٰی	پر	عَلٰی جَبَلٍ (ایک پہاڑ پر) عَلَی الْعَرْشِ (عرش پر)
اِلٰی	کی طرف، تک	اِلٰی بَلَدٍ (کسی شہر کی طرف) اِلَی الْمَدْرَسَةِ (مدرسہ تک)
مِنْ	سے	مِنْ زَيْدٍ (زید سے) مِنْ الْمَسْجِدِ (مسجد سے)
لِ	کے واسطے، کو، کے	لِزَيْدٍ (زید کے واسطے)
كَ	مانند، جیسا	كَرَجُلٍ (کسی مرد کی مانند) كَالْاَسَدِ (شیر کے جیسا)
عَنْ	کی طرف سے	عَنْ زَيْدٍ (زید کی طرف سے)

۵۔ حرفِ جار "لِ" کے متعلق ایک بات ذہن نشین کرلیں۔ یہ صرف جب کسی معرّف باللّام پر داخل ہوتا ہے تو اس کا ہمزۃ الوصل لکھنے میں بھی گر جاتا ہے۔ مثلاً: اَلْمُتَّقُوْنَ (متّقی لوگ) پر جب "لِ" داخل ہوگا تو اسے لِالْمُتَّقِیْنَ لکھنا غلط ہوگا۔ بلکہ اسے لِلْمُتَّقِیْنَ (متّقی لوگوں کے لئے) لکھا جائے گا۔ اسی طرح اَلرِّجَالُ سے یہ لِلرِّجَالِ اور اَللّٰہُ سے لِلّٰہِ ہوگا۔

٦۔ مندرجہ ذیل الفاظ کے معانی یاد کریں:۔

سلسلۂ الفاظ نمبر۔۱۴

۱۔ حَدِیْقَةٌ ۔ باغ
۲۔ لِسَانٌ ۔ زبان
۳۔ بِرٌّ ۔ نیکی
۴۔ یَمِیْنٌ ۔ داہنے طرف
۵۔ اِطَاعَةٌ ۔ فرمابرداری
٦۔ تُرَابٌ ۔ مٹی
۷۔ ظُلْمَةٌ ۔اندھیرا
۸۔ بَرٌّ۔ خشکی
۹۔ شِمَالٌ ۔ بائیں طرف
۱۰۔ خِزْیٌ ۔ رسوائی

مشق نمبر۔۱۴

۱۔ فِیْ حَدِیْقَةٍ
۲۔ فِیْ الْحَدِیْقَةِ
۳۔ مِنْ تُرَابٍ
۴ مِنْ التُّرَابِ
۵۔ مِنْ بَیْتٍ
٦۔ مِنَ الْبَیْتِ
۷۔ بِلِسَانٍ
۸۔ بِلْوَالِدَیْنِ
۹۔ عَلٰی صِرَاطٍ
۱۰۔ عَلَی اللّٰهِ
۱۱۔ اِلَی الْمَسْجِدِ
۱۲۔ اِلٰی مَسْجِدٍ
۱۳۔ لِعُرُوْسٍ
۱۴۔ لِلْعُرُوْسِ
۱۵۔ کَشَجَرَةٍ
۱٦۔ کَظُلُمَتٍ
۱۷۔ مِنْكَ
۱۸۔ لَكَ
۱۹۔ لِی
۲۰۔ مِنِّی
۲۱۔ اِلَیْكَ
۲۲۔ اِلَیَّ
۲۳۔ بِكَ
۲۴۔ بِیْ
۲۵۔ عَلَیْكَ
۲٦۔ عَلَیَّ
۲۷۔ عَلَیْنَا

مشق نمبر ۱۵

۱۔ بِسۡمِ اللّٰهِ ۲۔ اَلۡحَمۡدُلِلّٰهِ

۳۔ مِنۡ رَّبِّكَ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسۡتَقِيۡمٍ ۴۔ عَلَى الۡقَوۡمِ الۡفَاسِقِيۡنَ

۵۔ غَضَبٌ عَلٰى غَضَبٍ ۶۔ عَلَى الۡبَرِّ

۷۔ مِنَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ

۸۔ اَلۡمُحۡسِنُ قَرِيۡبٌ مِّنَ الۡخَيۡرِ وَ بَعِيۡدٌ مِّنَ الشَّرِّ

۹۔ طَلَبُ الۡعِلۡمِ فَرِيۡضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسۡلِمٍ وَّ مُسۡلِمَةٍ (ح)

۱۰۔ اِنَّ لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الۡاَرۡضِ

۱۱۔ عَلٰى قُلُوۡبِكُمۡ وَ عَلٰى سَمۡعِهِمۡ وَ عَلٰى اَبۡصَارِهِمۡ

۱۲۔ لَهُمۡ فِى الدُّنۡيَا خِزۡىٌ وَّ لَهُمۡ فِى الۡاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيۡمٌ

۱۳۔ هُوَ رَبُّنَا وَ رَبُّكُمۡ وَ لَنَا اَعۡمَالُنَا وَ لَكُمۡ اَعۡمَالُكُمۡ ۱۴۔ وَ الۡفِتۡنَةُ اَكۡبَرُ مِنَ الۡقَتۡلِ

عربی میں ترجمہ کرو

(۱) قیامت کے دن تک (۲) اندھیروں سے نور کی طرف

(۳) ایک نور پر ایک نور (۴) داہنے اور بائیں طرف سے

(۵) جنّت متقی لوگوں کے لئے ہے

(۶) بے شک تیرے رب کی رحمت مومنوں سے قریب ہے اور کافیروں سے دور ہے

(۷) بے شک عادل سلطان زمین میں اللہ کا سایہ ہے۔

(۸) بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے (۹) اللہ اور رسولؐ کے واسطے

(۱۰) اللہ کی فرمانبرداری ، رسولؐ کی فرمانبرداری میں ہے (۱۱) یقیناً اللہ کافروں کے واسطے دشمن ہے

(۱۲) کافروں پر اللہ کی لعنت ہے (۱۳) تم لوگوں کے واسطے قصاص میں حیات ہے

(۱۴) یقیناً اللہ صابروں کے ساتھ ہے

﴿ سُبۡحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمۡدِهِ سُبۡحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمۡدِكَ

نَشۡهَدُ أَن لَا اِلٰهَ اِلَّا أَنۡتَ نَسۡتَغۡفِرُكَ وَ نَتُوۡبُ اِلَيۡكَ ﴾

۴۔ مُرکب اشاری (حصّہ اوّل)

۱۔ ہر زبان میں کسی چیز کی طرف اشارہ کرنے کے لئے کچھ الفاظ استعمال ہوتے ہیں۔ جیسے اردو میں " یہ ۔ وہ ۔ اِس ۔ اُس" وغیرہ ہیں۔ عربی میں ایسے الفاظ کو " اَسْمَاءُ الْاِشَارَۃ " کہتے ہیں۔ اسماءِ اشارہ دو طرح کے ہوتے ہیں:
(۱) قریب (Near) کیلئے ، جیسے اردو میں ، " یہ " اور " اِس " ہیں۔
(۲) بعید (Far) کیلئے ، جیسے اردو میں ، " وہ " اور " اُس " ہیں۔

۲۔ اشارہ قریب اور اشارہ بعید کیلئے استعمال ہونے والے عربی اسماء یہاں دیئے جارہے ہیں۔ پہلے آپ انہیں یاد کرلیں۔ پھر ہم ان کے کچھ قواعد پڑھیں گے اور مشق کریں گے ۔

اشارہ قریب

جنس	واحد	تثنیہ	جمع
مذکّر	ھٰذَا (یہ ایک مرد)	ھٰذَانِ (حالتِ رفع) ھٰذَیْنِ (حالتِ نصب و جرّ) (یہ دو مرد)	ھٰٓؤُلَاءِ (یہ بہت سے مرد یا عورتیں)
مؤنث	ھٰذِہٖ (یہ ایک عورت)	ھٰتَانِ (حالتِ رفع) ھٰتَیْنِ (حالتِ نصب و جرّ) (یہ دو عورتیں)	

اشارہ بعید

جنس	واحد	تثنیہ	جمع
مذکّر	ذٰلِكَ (وہ ایک مرد)	ذَانِكَ (حالتِ رفع) ذَیْنِكَ (حالتِ نصب و جرّ) (وہ دو مرد)	اُولٰٓئِكَ (وہ بہت سے مرد یا عورتیں)
مؤنث	تِلْكَ (وہ ایک عورت)	تَانِكَ (حالتِ رفع) تَیْنِكَ (حالتِ نصب و جرّ) (وہ دو عورتیں)	

۳۔ امید ہے کہ اوپر دیئے ہوئے اسماءاشارہ میں آپ نے یہ بات نوٹ کرلی ہوگی کہ تثنیہ کے علاوہ بقیہ صیغوں میں یعنی واحد اور جمع میں تمام اسماءاشارہ مبنی ہیں۔ اسی طرح ہم پڑھا ہوا یہ سبق بھی دوبارہ ذہن نشین کرلیں کہ تمام اسماءِ اشارہ معرفہ ہوتے ہیں۔

۴۔ اسمِ اشارہ کے ذریعہ جس چیز کی طرف اشارہ کیاجاتا ہے اسے " مُشَارٌ اِلَيْهِ " کہتے ہیں۔ جیسے ہم کہتے ہیں " یہ کتاب" اس میں کتاب کی طرف اشارہ کیا گیا ہے تو " کتاب " مشارٌ اِلَیہ "ہے اور "یہ" "اسمِ اشارہ" ہے۔ اس طرح اسمِ اشارہ و مشارٌ اِلَیہ مل کر مرکبِ اشاری بنتا ہے۔

۵۔ عربی میں مشارٌ اِلَیہ عموماً معرّف باللّام ہوتا ہے۔ جیسے " هٰذَا الْكِتَابُ " (یہ کتاب) یہاں یہ بات ذہن نشین کرلیں کہ " هٰذَا كِتَابٌ " کا ترجمہ ہوگا "یہ ایک کتاب ہے"۔ اس کی وجہ ہے کہ هٰذَا معرفہ ہے اور مبتدا عموماً معرفہ ہوتا ہے۔ كِتَابٌ نکرہ ہے اور خبر عموماً نکرہ ہوتی ہے اس لئے " هٰذَا كِتَابٌ " کو جملہ اسمیہ مان کر اس کا ترجمہ کیا گیا "یہ ایک کتاب ہے"۔ اسی طرح " تِلْكَ الطِّفْلَةُ " مرکبِ اشاری ہے۔ اس کا ترجمہ ہوگا "وہ بچّی" اور " تِلْكَ طِفْلَةٌ " جملہ اسمیہ ہے۔ اس کا ترجمہ ہوگا " وہ ایک بچّی ہے"۔

۷ ۔ مرکبِ اشاری کے کچھ اور قواعد بھی ہیں جن کو ہم آئندہ اسباق میں سمجھیں گے۔ فی الحال ضروری ہے کہ مرکّب اشاری اور جملہ اسمیہ کے فرق کو ذہن نشین کرنے کے لئے ہم کچھ مشق کرلیں۔

سلسلۂ الفاظ نمبر۔۱۵

۸۔ مندرجہ ذیل الفاظ کے معنی یاد کریں اور ان کے نیچے دیئے ہوئے جملوں کا ترجمہ کریں:

۱۔ أُمَّةٌ ۔ امّت	۲۔ سَيَّارَةٌ ۔ موٹر کار	۳۔ عُصْفُوْرٌ ۔ چڑیا
۴۔ سَبُّوْرَةٌ ۔ بلیک بورڈ	۵۔ فَاكِهَةٌ (جمع، فَوَاكِهُ)۔ پھل	٦۔ صُوْرَةٌ ۔ تصویر
۷۔ دَرَّاجَةٌ ۔ سائیکل	۸۔ شُبَّاكٌ ، نَافِذَةٌ ۔ کھڑکی	

مشق نمبر۔١٦

۱۔ هٰذَا الصِّرَاطُ	۲۔ هٰذَا صِرَاطٌ	۳۔ تِلْكَ الْاُمَّةُ	۴۔ تِلْكَ اُمَّةٌ
۵۔ هٰذِهِ فَكِهَةٌ	٦۔ هٰذَانِ رَجُلَانِ	۷۔ هٰذَانِ الرَّجُلَانِ	۸۔ هٰذِهِ الْاَقَلَامُ
۹۔ تِلْكَ كِتَابٌ	۱۰۔ ذَانِكَ دَرْسَانِ	۱۱۔ هٰذَانِ الدَّرْسَانِ	۱۲۔ هَاتَّانِ النَّافِذَتَانِ
۱۳۔ هٰذَانِ شُبَّاكَانِ			

عربی میں ترجمہ کرو

(۱) وہ قلم
(۲) یہ دو قلم ہیں۔
(۳) وہ ایک موٹرکار ہے۔
(۴) یہ موٹرکار
(۵) یہ تصویر
(۶) یہ دو استانیاں
(۷) وہ کچھ استانیاں ہیں۔
(۹) یہ ایک کھڑکی ہے۔
(۱۰) یہ ایک چڑیا ہے۔
(۱۱) وہ چڑیا
(۱۲) یہ سائیکل
(۱۳) وہ ایک بلیک بورڈ ہے۔
(۱۴) یہ موٹرکاریں
(۱۵) وہ کچھ موٹرکاریں ہیں۔
(۱۶) یہ کچھ پھل ہیں۔
(۱۷) وہ دو پھل

﴿سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهِ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ
نَشْهَدُ أَن لَا اِلَهَ اِلَّا أَنْتَ نَسْتَغْفِرُكَ وَ نَتُوبُ اِلَيْكَ﴾

۱۔ پچھلے سبق میں ہم اسم اشارہ کے بعد آنے والا اسم اگر معرّف باللّام ہوتا ہے تو وہ اس کا مشارٌ الیہ ہوتا ہے اور اگر نکرہ ہوتا ہے تو اس کی خبر ہوتا ہے۔ اس سلسلہ میں گزشتہ سبق میں ہم نے جو مشق کی ہے اس کی ایک خاص بات یہ تھی کہ اسم اشارہ کے بعد آنے والے تمام اسماء مفرد تھے۔ مثلاً هٰذَا الصِّرَاطُ اور هٰذَا صِرَاطٌ میں صِرَاطٌ مفرد اسم ہے۔ اب یہ سمجھ لیں کہ ہمیشہ ایسا نہیں ہوتا ہے۔

۲۔ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ اسم اشارہ کے بعد آنے والا مشارٌ الیہ یا خبر اسم مفرد کے بجائے کوئی مرکّب ہوتا ہے۔ مثلاً "یہ مرد" کہنے کے بجائے اگر ہم کہیں "یہ سچّا مرد" تو یہاں "سچا مرد" مرکب توصیفی ہے اور اسم اشارہ "یہ" کا مشارٌ الیہ ہے۔ اسی کو عربی میں ہم کہیں گے هٰذَا الرَّجُلُ الصَّادِقُ ۔ اب یہاں الرَّجُلُ الصَّادِقُ مرکب توصیفی ہے اور هٰذَا کا مشارٌ الیہ ہونے کی وجہ سے معرّف باللّام ہے۔

۳۔ اوپر دی گئی مثال میں مرکّب توصیفی اگر نکرہ ہو جائے یعنی رَجُلٌ صَادِقٌ ہوجائے تو اب یہ هٰذَا کا مشارٌ الیہ نہیں ہوسکتا بلکہ نکرہ ہونے کی وجہ سے هٰذَا کی خبر بنے گا۔ یہی وجہ ہے کہ هٰذَا رَجُلٌ صَادِقٌ کا ترجمہ ہوگا "یہ ایک سچّا مرد ہے"۔

۴۔ اب تک ہم نے دیکھا ہے کہ اسم اشارہ کے بعد آنے والا اسم مفرد یا مرکّب توصیفی اگر نکرہ ہو تو وہ خبر ہوتا ہے اور اسم اشارہ مبتدا ہوتا ہے۔ مثلاً تِلْكَ طِفْلَةٌ میں تِلْكَ مبتدا ہے۔ اب یہ بات سمجھ لیں کہ کبھی تو مفرد اسم اشارہ مبتدا بن کر آتا ہے جیسے اوپر کی مثال میں تِلْكَ ہے اور کبھی پورا مرکّب اشاری مبتدا بن کر آتا ہے۔ جیسے تِلْكَ الطِّفْلَةُ جَمِيْلَةٌ ۔ اس میں دیکھیں تِلْكَ الطِّفْلَةُ مرکّب اشاری ہے اور مبتدا ہے۔ اس کے آگے جَمِيْلَةٌ اس کی خبر نکرہ آرہی ہے۔ اسلئے اس کا ترجمہ ہوگا " وہ بچّی خوبصورت ہے"۔ اسی طرح هٰذَا الرَّجُلُ الصَّادِقُ جَمِيْلٌ اس کا ترجمہ ہوگا " یہ سچّا مرد خوبصورت ہے"۔

۵۔ ایک بات یہ بھی ذہین نشین کرلیں کہ مُشَارٌ اِلَيْه اگر غیر عاقل کی جمع مکسر ہو تو اسمِ اشارہ عموماً واحد مؤنث آتا ہے مثلاً تِلْكَ الْكُتُبُ (وہ کتابیں) اسی طرح اگر اسم اشارہ مبتدا ہو اور خبر غیر عاقل کی جمع مکسر ہو تب بھی اسم اشارہ عموماً واحد مؤنث آئے گا۔ هٰذِهٖ كُتُبٌ (یہ کتابیں ہیں)۔

۷۔ مندرجہ ذیل الفاظ کے معنٰی یاد کریں اور ان کے نیچے دیئے ہوئے جملوں کا ترجمہ کریں۔

سلسلۂ الفاظ نمبر۔١٦

١۔ رَخِيْصٌ ۔ سستا ٢۔ لَذِيْذٌ ۔ لذیذ ، خوش ذائقہ ٣۔ دَوَاءٌ ۔ دوا ٤۔ غُرْفَةٌ ۔ کمرہ

٥۔ سَرِيْعٌ ۔ تیز رفتار ٦۔ ثَمِيْنٌ ۔ مہنگا، قیمتی ٧۔ مُفِيْدٌ ۔ فائدہ مند ٨۔ بَلاَغٌ ۔ پیغام

٩۔ ضَيِّقٌ ۔ تنگ

مشق نمبر۔١٧

١۔ هٰذَا صِرَاطٌ مُسْتَقِيْمٌ

٢۔ هٰذَا الصِّرَاطُ الْمُسْتَقِيْمُ

٣۔ هٰذَا الصِّرَاطُ مُسْتَقِيْمٌ

٤۔ هٰتَانِ الْفَاكِهَتَانِ اللَّذِيْذَتَانِ

٥۔ هٰتَانِ الْفَاكِهَتَانِ لَذِيْذَتَانِ

٦۔ هٰتَانِ فَاكِهَتَانِ لَذِيْذَتَانِ

٧۔ تِلْكَ الْكُتُبُ ثَمِيْنَةٌ

٨۔ تِلْكَ كُتُبٌ ثَمِيْنَةٌ

٩۔ تِلْكَ الْكُتُبُ الثَّمِيْنَةُ نَافِعَةٌ جِدًّا

١٠۔ هٰذِهِ الشَّجَرَةُ قَصِيْرَةٌ

١١۔ تِلْكَ شَجَرَةٌ طَوِيْلَةٌ

١٢۔ ذَالِكَ الدَّوَاءُ الْمُرُّ مُفِيْدٌ

١٣۔ ذَالِكَ تَخْفِيْفٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ رَحْمَةٌ

١٤۔ هٰذَا بَلاَغٌ مُّبِيْنٌ

١٥۔ هٰذَا بَيَانٌ لِلنَّاسِ

١٦۔ هٰؤُلاَءِ النِّسَاءُ صَالِحَاتٌ

عربی میں ترجمہ کرو

(١) یہ دوا کڑوی ہے اور وہ میٹھی دوا ہے۔

(٢) وہ تیز رفتار موٹر کار تنگ ہے اور یہ موٹر کار تیز رفتار اور وسیع ہے۔

(٣) یہ کچھ مہنگے قلم ہیں ۔ (٤) وہ قلم سستے ہیں۔ (٥) یہ مہنگے قلم خوبصورت ہیں۔

(٦) یہ دونوں پھل کڑوے ہیں۔ (٧) وہ دو میٹھے پھل ہیں۔ (٨) یہ بچہ محنتی ہے۔

(٩) وہ خوبصورت بچّی محنتی ہے۔ (١٠) یہ ایک خوبصورت چڑیا ہے۔ (١١) وہ چڑیا بدصورت ہے۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهِ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ

نَشْهَدُ أَن لَا اِلٰهَ اِلَّا أَنْتَ نَسْتَغْفِرُكَ وَ نَتُوْبُ اِلَيْكَ